هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق

تحریک جدید کا اخبار
قادیان

ایڈیٹر:- پیر قاسم علی احمدی!

تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان	معاونین	عام چندہ	ششماہی	بیرون ہند
صہ/	للعہ/	عہ/ ۸	عہ ۸/	۸ شلنگ

قیمت فی پرچہ ۱/ منیجر:- رشید احمد خاں احمدی!

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ صفر ۱۳۵۹ھ مطابق ۷ شہادت ۱۳۱۹ھش مطابق ۷ اپریل ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کا ہفتہ

(۱) ۵ ماہ شہادت۔ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

درخواستہائے دعاء: (۱) مکرمی مولوی سراج الحق صاحب آف پٹیالہ امراض لاحقہ سے صحت کیلئے۔

(۲) چودھری شکر اللہ صاحب مجاہد تحریک جدید اپنے بھائی چودھری محمد اسماعیل صاحب جن کو گردہ کی تکلیف رہتی ہے۔ کی صحت کے لئے۔

(۳) شیخ غلام محمد صاحب سکرٹری جماعت ... کو خدا نے ۱۶ ماہ امان ۱۳۱۸ھش مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۴۰ء فرزند عطا فرمایا ہے۔ وہ مولود مسعود کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

محترم حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی بہت عرصہ سے بعارضہ فالج صاحب فراش ہیں۔ احباب ان کی صحت کامل کے لئے خاص طور پر دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

ضروری اطلاع:- جن خریداروں کے نام بوجہ عدم وصولی چندہ اور جن کا چندہ جنوری فروری - مارچ ۱۹۴۰ء میں ختم ہو چکا تھا۔ وی۔پی

اخبار فاروق کی سہ ماہی رپورٹ

سال رواں کے تین مہینے گزر چکے ہیں۔ اس سہ ماہی میں فاروق کا مد و جزر حسب ذیل طریق پر ہوا ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۳۹ء کے آخری ہفتہ میں فاروق کی خالص تعداد خریداری ایک ہزار سے کچھ اوپر تھی۔ تبادلہ وغیرہ کے پرچہ جات اس سے علاوہ ہیں۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء پر ۱۷۲ خریدار جدید ہوئے۔ اس کے بعد ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک ۸۸ مزید خریدار ہوئے۔ جملہ تعداد ۱۱۸۰ علاوہ تبادلہ وغیرہ کے تھی۔ اور تبادلہ وغیرہ کے پرچہ ملا کر بارہ سو سے کچھ اوپر اخبار ڈاک میں ڈالا جاتا رہا۔ اس سہ ماہی میں ۲۷ خریدار بوجہ عدم وصولی چندہ خارج کئے گئے۔ باقی ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء کو ۱۱۰۸ بیرونی خریدار اور ۴۴ لوکل جملہ ۱۱۵۲ اور تبادلہ وغیرہ کے ۳۶ پرچے ڈال کر کل ۱۱۸۸ اخبار فاروق کی تعداد اشاعت ہے۔ اور تعداد طبع ۱۲ سو ہے۔ ان جدید خریداروں میں مندرجہ ذیل احباب نے خاص طور پر ۱۴۷ خریدار عطا فرمائے۔ جن کا اسم وار ذکر بنہایت شکریہ کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ۸ - مکرم منشی عبیداللہ صاحب سندھ ۷ - مکرم ڈاکٹر عبدالمجید صاحب بھنڈ ۴ - مکرم مولوی مولا بخش صاحب مجاہد ۴ - مکرم چودھری ابوالہاشم صاحب ایم۔اے ۴ - مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد ۴ - مکرم ملک مبارک احمد صاحب ایمن آبادی ۵ - مکرم ڈاکٹر فتح دین صاحب ٹوپی ۴ - مکرم مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ ۳ مزید - مکرم محمد اسماعیل صاحب راولپنڈی ۳ نواب چودھری محمد الدین صاحب آف جودھپور ۳ مکرم مولوی شیخ محمد صاحب ۲ - مکرم صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آف ٹوپی ۲ - مکرم حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپور ۲ - چودھری امیر الدین صاحب سکرٹری ۱ - مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔اے ۳ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب ۱ - مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب فیروز ۲ - ڈاکٹر مہر علی صاحب ۱ - مکرم حکیم دین محمد صاحب ۱ - مکرم غلام حسن صاحب سامانہ ۱ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ ۱ - ماسٹر محمد الدین صاحب چوڑا کھوا ۱ - مکرم معراج الدین صاحب ملتانی ۱ مکرم محمد علی صاحب دہلی ۱ - مکرم ماسٹر محمد شاہ صاحب ۱ مکرم چودھری عزیز احمد صاحب سب جج ۲ مزید - مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب کیمریاں ۱ - مکرم محمد ابراہیم صاحب ڈاہرہ ۱ - مکرم مولوی محمد حیات صاحب - ۱ خان صاحب حامد حسین خاں صاحب پنشنر ۱ - اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اجر عظیم عطا فرمائے اور اس سے زیادہ توفیق بخشے۔ اور ان کی تقلید کا دیگر احباب کو بھی شوق ہو۔ اس وقت فاروق مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ بوجہ جنگ کے کاغذ وغیرہ اور سامان طباعت بہت گراں ہیں۔ باوجود اس کے فاروق کا چندہ اڑھائی روپیہ سے بڑھایا نہیں گیا۔ اس خیال پر کہ برادران سلسلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد اور تحریک کو جو حضور نے جلسہ سالانہ پر فاروق کے واسطے فرمائی تھی۔ کہ فاروق کی خریداری ڈھائی ہزار تک ہونی چاہیئے۔ جلد سے جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس وقت ۱۱۵۲ خریدار ہیں۔ اور حضور کی تحریک کے مطابق ابھی ۱۳۴۸ مزید خریداروں کی کمی ہے۔ جس کے پورے ہونے سے فاروق اپنے پاؤں پر کھڑا رہ سکتا ہے۔ اگر موجودہ خریداران کم سے کم **ایک ایک جدید خریدار** عطا کر دیں۔ تو ایک مہینے کے اندر اندر یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اتنے سستے اخبار کے لئے ایک ایک خریدار جدید پیدا کر لینا دوستوں کے واسطے کوئی مشکل بات نہیں۔ صرف ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ خود آپ کے دلوں میں اس کا احساس پیدا کرے۔ آمین۔

... بھیج دئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ سب دوست وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں گے۔ اگر کسی دوست نے بلاوجہ معقول وی۔پی واپس کر دیا۔ تو مجبوراً ان کے نام سے اخبار اس وقت تک بند رہے گا جب تک وہ چندہ معہ خرچ وی۔پی ارسال نہ کر دیں گے۔ کیونکہ بوجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ بنگال کا شاندار سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۴ ماہ امان ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء

بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ کا پہلا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ اسی تاریخ کے ۸ بجے صبح کو ارکان مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے لوائے خدام الاحمدیہ جس کو منظور فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خلافت جوبلی کے جلسہ کے ایام میں لہرا کر احمدیت کی تاریخ کو منور فرمایا تھا۔ اسکی نقل ارکان مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان دارالامان سے منگا کر مبارک جھنڈا کو علاقہ بنگال کے برہمن بڑیہ میں سب سے پہلے کھڑا کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اس جھنڈا کو کھڑا کرنے کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ کے زعیم مولوی سید سعید احمد صاحب نے حسب ذیل الفاظ تین مرتبہ کہے۔ اور دوسرے ارکان بھی دہراتے گئے۔ الفاظ یہ ہیں:۔ "میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال اور عزت کی پروا نہیں کرونگا" اور آخر میں بنگلہ زبان میں اس کا ترجمہ بھی دہرایا گیا۔ ان الفاظ کے دہراتے میں حسب ذیل ارکان شریک تھے۔ میر عبد الستار صاحب۔ عبد الکبیر صاحب محمد اسحاق لشکر صاحب۔ محمد الٰہی لشکر صاحب۔ علی احمد لشکر صاحب۔ سلیم اللہ صاحب۔ محمد صدیق علی صاحب۔ عبد الجبار صاحب۔ کریم بخش صاحب۔ مجیب علی صاحب۔ عبد المالک صاحب۔ عبد الحی صاحب۔ عبد الظاہر صاحب اور مولوی منظفر الدین چودھری صاحب مبلغ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان اور جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ وغیرہ۔

اس کے بعد نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھنے کے بعد تخمیناً ڈیڑھ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی سب سے پہلے مولوی سید سعید احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے حمد و ثناء کے بعد سورہ فاتحہ تلاوت فرمائی۔ اور پھر ارکان مجلس خدام الاحمدیہ کھڑے ہو کر تین مرتبہ زعیم صاحب مذکور کے ساتھ ساتھ دہراتے گئے۔ کہ "میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال اور عزت کی پروا نہیں کرونگا۔ اس کے بعد زعیم صاحب مذکور نے حضرت صاحبزادہ میرزا ظفر احمد صاحب مرکز سے ہدایت پانے کے باوجود کیوں جلسہ میں شریک نہ ہو سکے۔ اسکی وجہ بیان کرتے ہوئے ان کا خط پڑھ کر سنایا۔ اخیر میں صاحبزادہ صاحب نے احباب جماعت کو السلام علیکم لکھی تھی۔

اس کو سنتے ہی حاضرین نے بآواز بلند وعلیکم السلام کہہ کر جواب دیا۔ اس کے بعد ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ مدظلہ نے مہربانی فرما کر مولوی منظفر الدین چودھری صاحب مبلغ صدر انجمن احمدیہ اور جنرل سکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کو بھیج کر ہمارے جلسہ مذکور کو کامیاب بنانے کے لئے کوشش فرمانے پر ہمیں شکریہ کا موقعہ بخشا۔ اور حاضرین جلسہ کی متفقہ رائے سے مولوی چودھری منظفر الدین صاحب نے جلسہ کی صدارت کو قبول فرمایا۔ اور جلسہ کی کارروائی حسب پروگرام شروع ہوئی۔ جلسہ میں احمدی غیر احمدی اور ہندو احباب حاضر تھے۔

سب سے پہلے میاں عبد الجبار صاحب رکن مجلس نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد مولوی محمد اوصاف علی صاحب پلیڈر اس جلسہ میں پڑھنے کے لئے بنگلہ زبان میں چند اشعار تیار کر کے لائے تھے۔ ان کو خوش الحانی سے مؤثر پیرایہ میں پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد ماسٹر عبد المالک صاحب رکن مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے تیار کردہ اردو اشعار "نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مولوی سید سعید احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کیوں مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی۔ اور اس کے اغراض کیا ہیں۔ اس کو حضرت صاحب کے خطبات کے الفاظ سے مؤثر طور پر بیان فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار محمد اسحاق لشکر سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے سالانہ رپورٹ جس میں ایک سال نو مہینہ کی کارگزاری درج تھی۔ پڑھ کر سنائی۔ اور مجلس کی طرف سے اس رپورٹ کو شائع کر کے حاضرین جلسہ میں تقسیم کیا۔ رپورٹ کے اندر ۱۸ اقسام کے کام کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جو ایام زیر رپورٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے سرانجام دیا ہے۔ اس کے بعد خدمت خلق کے موضوع پر حسب ذیل احباب نے اپنے اپنے رنگ میں تقریریں کیں۔ لیکچراروں کے اسماء یہ ہیں:۔ (۱) بابو پیاری موہن دتو لیگل پراکٹیشنر برہمن بڑیہ (۲) مولوی الیم الدین احمد صاحب انچارج افسر پولیس اسٹیشن برہمن بڑیہ۔ (۳) مولوی دولت احمد خاں صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ۔ (۴) مولوی محمد اوصاف علی صاحب وکیل سکرٹری انجمن احمدیہ برہمن بڑیہ۔ (۵) مولوی غلام صمدانی خادم صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ۔

اس کے بعد صدر جلسہ مولوی منظفر الدین چودھری صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق اجمالی رنگ میں ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مولوی سید سعید احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ نے کھڑے ہو کر سارے ارکان مجلس کو کھڑا ہونے کے لئے فرمایا۔ اور حسب ذیل الفاظ فرماتے گئے۔ اور دیگر ارکان مجلس دہراتے گئے۔ الفاظ یہ ہیں:۔

"اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔

میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان۔ مال اور عزت کی پروا نہیں کروں گا۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی جان۔ مال اور عزت کو قربان کر دوں گا۔ اور اس صداقت کی عزت کو قائم رکھوں گا۔ جس کے ظاہری نشان کے طور پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گذشتہ جوبلی جلسہ کے موقعہ پر لوائے خدام الاحمدیہ نصب فرمایا تھا۔ اور آج اسکی نقل میں ہم ارکان مجلس خدام الاحمدیہ نے یہاں کھڑا کیا ہے۔ جو علامت ہے ان تمام نیکیوں کی جو احمدیت دنیا میں رائج و راسخ کرنا چاہتی ہے۔ اور جو نشان ہے ان تمام خوبیوں کا جو حضور خدام الاحمدیہ کے ذریعہ خدام میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور میں ہر ممکن کوشش کرونگا۔ کہ یہ جھنڈا سب دنیا کے جھنڈوں کے اوپر لہراتا رہے۔ اور کبھی اسے شکست نہ دیکھنی پڑے۔" اس کے بعد دعا کی گئی۔ اور جلسہ کی کارروائی کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

خاکسار محمد اسحاق لشکر سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ برہمن بڑیہ بنگال۔

ہجری شمسی مہینوں کو یاد کرنیکا آسان طریقہ

کیلنڈر ۱۳۱۹ ہجری شمسی جاری ہونے اور جدید نام مہینوں کے استعمال کرنے میں جو اکثر پنجابی احباب کو دقت ہوتی ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے مکرمی منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی سپرنٹنڈنٹ دار الصناعت تحریک جدید نے ہجری شمسی مہینوں کے جدید نام پنجابی زبان کے طرز پر مندرجہ ذیل ایک شعر کی صورت میں ترتیب دیئے ہیں۔ جو دس بارہ دفعہ رٹنے سے نوک زبان ہو جاتے ہیں۔

شعر:۔

صلح۔ تبلیغ۔ امان۔ شہادت۔ ہجرت تے احسان

وفا۔ ظہور۔ تبوک۔ اخا۔ نبوت۔ فتح پچھان

تقرر آنریری انسپکٹر بیت المال

چودھری غلام جیلانی صاحب احمدی پوسٹل کلرک بنگہ ضلع جالندھر کو تحصیل گڑھ شنکر اور تحصیل نواں شہر ضلع ہوشیارپور کی جماعتوں کے لئے آنریری انسپکٹر بیت المال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب و عہدہ داران جماعت ہائے مقامی چودھری صاحب موصوف سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا تمام جماعتوں کو تازہ ارشاد

میں جماعتوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں غیر مبائعین موجود ہوں۔ وہ ان کی لسٹیں مجھے بھجوا دیں۔ تاکہ براہ راست ان کو مرکز سے بھی تبلیغی لٹریچر بھجوایا جا سکے۔ یہ کام بہت جلد ہو جانا چاہیئے۔ اور اس میں کسی قسم کے تساہل اور سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو جماعتیں کام کرنے کی روح اپنے اندر رکھتی ہیں۔ وہ اس قسم کی لسٹوں کے بھجوانے میں دیر نہیں لگائیں گی۔ اور فوراً اپنے اپنے مقام کے پیغامیوں کے ناموں اور ان کے مکمل پتوں سے بھی مجھے اطلاع دیں گی۔ اگر انہیں صرف اتنا معلوم ہو۔ کہ فلاں شہر یا گاؤں میں چند پیغامی رہتے ہیں۔ تو وہ اتنا ہی لکھ دیں۔ کہ فلاں شہر یا فلاں گاؤں میں بعض پیغامی رہتے ہیں۔ ہم خود کسی آدمی کو بھیج کر ان کے ناموں اور پتوں کی اطلاع حاصل کر لیں گے۔ بہرحال تمام جماعتیں اپنے اپنے مقام پر غیر مبائعین کا اچھی طرح پتہ لگائیں۔ اور جہاں بھی انہیں کسی غیر مبائع کا علم حاصل ہو۔ اس کے نام اور پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ اور اس قسم کی لسٹیں جلد سے جلد تیار کر کے مجھے بھجوائی جائیں۔ خصوصیت سے میں لاہور کی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ فوراً ایک جلسہ منعقد کریں۔ اور اپنے آدمیوں میں سے پچاس۔ ساٹھ۔ ستر یا سو ایسے آدمی تیار کریں۔ جو غیر مبائعین میں سے ایک ایک دو دو کو اپنے سامنے رکھ کر انہیں تبلیغ کرنی شروع کر دیں۔ لاہور کی جماعت سرحد پر ہے۔ اور اس لحاظ سے تمام جماعتوں میں سے پہلا فرض اس کا ہے۔ کہ وہ غیر مبائعین کو تبلیغ کرنے میں حصہ لے۔ لاہور کی جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو غیر مبائعین کے متعلق بکثرت حوالے جانتے ہیں۔ (از خطبہ جمعہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ ماہ شہادت ۱۳۱۹ھش مطابق ۷ اپریل ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۳

خطبہ جمعہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء

ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے ضرور ترقی کریں گے

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمایا :-

دنیا میں جتنی بڑائیاں ہیں۔ وہ سب کی سب نہایت چھوٹے بیجوں سے پیدا ہوئی ہیں۔ آم کے کتنے بڑے بڑے درخت کتنی چھوٹی چھوٹی گٹھلیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ بیری کے درخت کتنی چھوٹی گٹھلیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ یوکلپٹس کے درخت کتنے چھوٹے پودوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ بڑ کے درخت کے بیج کا دانہ کتنا چھوٹا ہوتا ہے۔ یہی حالت انسانوں میں بھی ہے۔ مگر بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو

بڑے ہو کر چھوٹے ہونے کی حالت

کو بھول جاتے ہیں۔ عام طور پر بڑے آدمی چھوٹوں کو دیکھ کر نہایت حقارت سے کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کیسے نادان ہیں۔ مگر ان کو یاد نہیں رہتا۔ کہ وہ خود کبھی ان جیسے ہی۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ نادان تھے۔ ایک ترقی کے اعلےٰ مقام پر پہنچا ہوا انسان اپنے ماتحت کو جو ترقی کے لئے قربانی کر رہا ہوتا ہے۔ اور

ترقی کے ابتدائی زینوں پر

قدم مار رہا ہوتا ہے۔ کیسی حقارت سے کہہ دیتا ہے۔ کہ وہ کتنا چھوٹا آدمی ہے۔ اور اسے یاد نہیں رہتا۔ کہ کبھی وہ اس سے بھی نیچے تھا۔ اور اسے کیا معلوم ہے۔ کہ اس کا وہ ماتحت ترقی کرتے کرتے اس سے بھی آگے نہیں نکل جائے گا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم دنیا کے پاس

صداقت کا پیغام

لے کر آئے۔ جب عرب کے ایک شریف خاندان مگر دنیاوی حیثیت کے لحاظ سے نہایت ہی غریب خاندان کے ایک نوجوان نے جس کے ماں باپ بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اور جس نے اپنے چچا کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ یہ اعلان کیا۔ کہ مجھے

خدا تعالےٰ نے نبی بنا کر بھیجا ہے

اور نبی بھی وہ جو سب نبیوں کا سردار ہے۔ تو یہود نے اس وقت اسے کتنی حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اور کہا کہ بھلا یہ موسیٰؑ کی خوبیوں تک پہنچ سکتا ہے؟ عیسائیوں نے بھی اسے حقارت سے دیکھا۔ اور کہا۔ کہ یہ عیسیٰؑ کا سردار کس طرح ہو سکتا ہے۔ یہی حال دوسری قوموں کا بھی تھا۔ انہوں نے بھی اسے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ اور یہی خیال کیا۔ کہ یہ ابراہیم۔ اسماعیل۔ موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کا سردار کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ ایک طرف ان نبیوں کے اس زمانہ کے بلند مرتبہ کو دیکھتے اور دوسری طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کس مپرسی کو۔ لیکن یہ خیال نہ کرتے تھے۔ کہ موسےٰ موسےٰ بننے سے قبل کیا حیثیت رکھتا تھا۔ کیا موسیٰ ابتدا میں اپنی قوم کے مظالم سے تنگ آ کر بھاگا نہ تھا۔ کیا اسے ابتدائی ایام میں فرعون کی روٹیوں پر بسر نہ کرنی پڑی تھی۔ کیا عیسیٰ ایک بڑھئی کا لڑکا نہ تھا۔ جسے شاید بچپن میں لوگوں کی پیڑھیاں اور چارپائیاں ٹھونکنی پڑی ہوں پھر کیا ابراہیم ایک ایسے تاجر کا بیٹا نہ تھا۔ جو بت بیچا کرتا تھا۔ وہ ان

سب نبیوں کی ابتدائی حالت

کو بھول جاتے تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی اس گھڑی کو دیکھتے تھے۔ جب وہ ایک یتیم کی حیثیت میں اپنے چچا کے گھر میں پلتے تھے۔ وہ عیسیٰ کی تو دعوے سے پانچ سو سال بعد کی حالت کو دیکھتے تھے۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کے سال کو۔ وہ موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کی پیدائش کے زمانہ کو بھول کر ان کی جوانی کو دیکھتے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش کو۔ اور وہ یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ بچپن اور جوانی میں کتنا فرق ہے ایک بچہ خواہ وہ رستم دیار ہی کیوں نہ ہونے والا ہو۔ ایک جوان کو ڑھی سے بہر حال کمزور ہوتا ہے۔ کیونکہ ابھی وہ بچہ ہوتا ہے۔ اور اسکی طاقت کا زمانہ ابھی شروع نہیں ہوا ہوتا۔ تو مکہ کے لوگ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ابتدائی حالت

سے اس وقت اندازہ کر رہے تھے۔ اس لئے ان کو آپ کمزور نظر آتے تھے۔ لیکن آج اگر مکہ کے ان لوگوں کو واپس دنیا میں آنے کا موقع ملے اور ان یہودیوں کو دنیا میں لایا جائے۔ تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اتنی قبولیت حاصل کس طرح ہو گئی۔ ابتدائی حالت میں مسلمانوں کی طاقت ہی کیا تھی۔ اس وقت صرف اڑھائی مسلمان ہی تھے۔ یعنی ابوبکر۔ خدیجہ اور علی جو صرف گیارہ سال عمر کے تھے۔ حضرت خدیجہ ایک عورت تھیں۔ اور عورت نصف مرد کے برابر سمجھی جاتی ہے۔ اس طرح کل اڑھائی ہوئے۔ اس وقت جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہوں گے۔ کہ ہم مسلمانوں کی جماعت

دنیا پر غالب

آ جائے گی۔ تو ان کی مراد اپنی اڑھائی مسلمانوں سے تھی۔ یعنی حضرت ابوبکر ایک جوان آدمی۔ حضرت علی گیارہ سال کا بچہ۔ اور خدیجہ ایک عورت۔ اور ان اڑھائی مومنوں کی اس بات کو سنکر یہودی جو اس وقت تمام دنیا کی تجارت پر قابض تھے۔ دمشق میں بھی ان کی تجارت تھی۔ مصر۔ فلسطین اور ایران کی تجارت پر بھی وہی قابض تھے۔ تمام بادشاہوں کے دربار میں ان کو عزت حاصل تھی۔ جوہری بھی یہودی تھے۔ اور کپڑے کے تاجر بھی وہی تھے۔ ہندوستان تک ان کی تجارت اور شہرت پھیلی ہوئی تھی۔ اس وقت ان کا ذلیل سے ذلیل آدمی بھی مسلمانوں کا یہ فقرہ سن کر مسکرا دیتا ہوگا۔ اور سمجھتا ہوگا۔ کہ ان کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ کہ یہ اپنے غلبہ کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور دنیوی نقطہ نگاہ سے وہ ایسا خیال کرنے میں بالکل حق بجانب تھے۔ کیونکہ کجا اڑھائی کروڑ کے قریب وہ لوگ جن کے قبضہ میں ساری دنیا کی تجارت تھی۔ اور کجا یہ

اڑھائی مسلمان

اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہوں گے۔ کہ "ہم مسلمانوں کی جماعت"۔ تو جس حقارت سے ایک عیسائی یا ایک یہودی اس پر مسکراتا ہوگا۔ اس کا اندازہ ہم ہی کر سکتے ہیں۔ دوسرے نہیں کر سکتے۔ اسی طرح قریش کے لوگ بھی ان مسلمانوں سے رتبہ میں بہت بڑے تھے۔ مسلمانوں کی اس وقت حیثیت ہی کیا تھی۔ حضرت علی بچہ تھے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں رہتے تھے۔ آپؐ نے چونکہ پہلے ان کے گھر میں پرورش پائی تھی۔ اس لئے حضرت علی کو اپنے ہاں رکھ لیا تھا۔ کہ یہ میرے ہاں کھایا پیا کرے گا۔ حضرت ابوبکرؓ بے شک تاجر تھے۔ مگر ایسے تاجر کہ کپڑے کی گٹھڑیاں پیٹھ پر اٹھا کر دیہات میں جا کر بیچا کرتے تھے۔ گویا پھیری کرنے والے تاجر تھے۔ آپ کے پاس چند ہزار روپیہ ضرور تھا۔ مگر کوئی بڑے امیر نہ تھے۔ آپ کی ایک پھیری والے اچھے تاجر کی حیثیت تھی۔ اور بعض پھیری کرنے والے بھی متمول ہوتے ہیں۔ آپ خود کپڑا اٹھا کر بیچنے جایا کرتے تھے۔ یا ایک دو غلام رکھے ہوئے تھے۔ انہیں اٹھوا کر لے جاتے تھے۔ اور ایسا تاجر اگر دس بارہ روپیہ بھی روز کمائے۔ تو زیادہ سے زیادہ تین چار سو روپیہ ماہوار کی آمد تھی۔ اور اس حیثیت میں وہ عرب کے رؤسا کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہتے ہوں گے، کہ ہم مسلمان۔ تو یہ لوگ کس حقارت سے کہتے ہوں گے۔ کہ یہ لوگ بھی اپنے آپ کو ہم کہتے ہیں۔ لیکن آج اگر قریش کے ان سرداروں بلکہ بادشاہوں کو بھی کوئی لا کر کھڑا کر دے۔ کہ وہی اڑھائی مسلمان آج دنیا میں چالیس کروڑ ہو گئے ہیں۔ تو وہ کبھی یہ بات ماننے کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ ابوجہل اگر آج زندہ ہوتا اور خانہ کعبہ میں قسم اٹھا کر بھی اسے بتایا جائے۔ کہ یہ لوگ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کے ماننے والے ہیں۔ اور دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں۔ جہاں مسلمان آباد نہ ہوں۔ ہندوستان میں بھی ہیں۔ ایران میں بھی۔ اور مغربی افریقہ کے ساحل کے ساتھ ساتھ بھی پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔ تو وہ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ مسلمان آج گو کتنے خراب کیوں نہ ہوں۔ اس میں کیا شک ہے کہ وہ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت

ضرور کرتے ہیں۔ اور آپ کے عشق کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کو لاکر آج ہر جگہ پھراتے جاؤ۔ تو وہ اسے خواب سمجھیں گے۔ یا جنون۔ اور کبھی یہ نہیں مانیں گے۔ کہ یہ اسی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے غلام ہیں۔ جو ایسی کمزور حالت میں تھے۔ اور اگر ان کو عتبہ۔ شیبہ۔ ابوجہل اور قریش کے بڑے بڑے کفار کے خاندانوں میں لے جایا جائے۔ اور وہ دیکھیں کہ کس طرح آج ان کی اولادیں اسلام پر کاربند ہیں۔ تو ان کا دماغ پریشان ہو جائے۔ کہ یہ کیا دیکھ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے کس طرح اسلام کی مخالفت میں اپنی عمریں گنوا دیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ آج ان کی اولادیں نہ صرف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ آپ کے غلاموں کی خدمت پر فخر کرتی ہیں۔

پھر دوسرے نقطۂ نگاہ سے دیکھو۔ کہ ایک زمانہ میں

جب عیسائی خدا تعالیٰ سے سچی محبت کرتے تھے

اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی سچے دل سے اطاعت کرتے تھے۔ اور دین کی خدمت میں تکالیف برداشت کرتے تھے۔ اس وقت آسمان پر ان کی کتنی عزت تھی۔ مگر آج گو ان کی حکومت تو بڑی وسیع ہے۔ مگر آسمان پر ان کے لئے سوائے ملامت کے اور کچھ نہیں۔ اسی طرح یہود نے جو حضرت موسیٰ کی امت ہیں۔ دنیوی لحاظ سے بہت ترقی کی۔ کروڑوں روپیہ کمایا۔ اور اقتصادی دنیا میں بیحد اہمیت حاصل کرلی۔ حتےٰ کہ دنیا میں کوئی جنگ یا صلح اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک حضرت موسیٰ کے نام لیواؤں کی انگلی بھی اس پر نہ رکھی ہوئی ہو۔ مگر

آسمان پر ان کے لئے کوئی جگہ نہیں

بلکہ فرشتے اس جگہ کو صاف کرتے ہیں۔ جہاں موسائیوں کی بو بھی پہنچ جائے۔ اور اس میدان میں ان کی ترقی کو دیکھ کر جب ان کے تنزل پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو دل کانپ اٹھتا ہے۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ آج اگر ابوجہل اور کفار مکہ کے دوسرے سرداروں کو لاکر

مسلمانوں کی ترقی

دکھائی جائے۔ تو وہ حیرت زدہ ہو جائیں۔ اسی طرح اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دیکھیں کہ یہ میری امت ہے۔ تو آپ کبھی یہ ماننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ کیونکہ نقشہ ہی بدل چکا ہے۔ ان میں نہ وہ اخلاق ہیں۔ اور نہ روحانیت۔ جو آپ اپنی امت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت بالکل مفقود ہے۔ وہ تقدس نہیں۔ علم نہیں۔ دیانت نہیں۔ جو محمد رسول اللہ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اسی طرح

آج ہماری جماعت

بھی بہت ادنیٰ حالت سے ترقی کر رہی ہے۔ دنیا آج ہماری طرف دیکھ کر حقارت سے مسکراتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ ان لوگوں کی بساط ہی کیا ہے۔ جو ہمارا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اپنے کانوں سے یہ الفاظ سنے ہیں۔ کہ یہ لوگ بھی اپنے آپ کو اقلیت سمجھتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی اقلیت ہیں۔ مگر یہ کہنے والوں کی مثال وہی ہے۔ جو مکہ والوں کی تھی۔ اور عیسائیوں اور یہودیوں کی تھی۔ وہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی جوانی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچپن کا مقابلہ کرتے تھے۔ ان کی یہ بات سنکر مجھے

اپنے ایک چھوٹے بچہ کی مثال

یاد آجاتی ہے۔ اس کا رنگ کچھ سیاہ ہے۔ اور اس کے چھوٹے بھائی کا گورا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا بھائی گورا اور وہ کالا ہے۔ تو وہ اپنا ہاتھ اور اپنے بھائی کے بال دکھا کر کہتا ہے۔ کہ دیکھو۔ میں کتنا گورا ہوں۔ اور وہ سیاہ ہے۔ ہر شخص اس بچے کی بات پر ہنس دیگا۔ مگر کیا وہ لوگ ہنسی کے قابل نہیں ہیں۔ جو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بچپن کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جوانی سے مقابلہ کرتے ہیں۔ یہی حال ہمارے مخالفوں کا ہے۔ جو ہماری کمزوری پر ہنستے ہیں۔ اور یہ بھول جاتے ہیں۔ کہ ہماری مثال ابھی چھوٹے بچے کی ہے۔ اور ہم نے ترقی کرنی ہے۔

ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور ترقی کرینگے

اور جب جوانی کو پہنچیں گے۔ تو ہمارے اس بچپن کو دیکھنے والوں کو یقین ہی نہیں آئے گا۔ کہ یہ وہی جماعت ہے۔ مگر ہماری جماعت کو یہ سبق کبھی نہیں بھلانا چاہیئے۔ کہ قومیں جب تعداد میں بڑھتی ہیں۔ تو اخلاق میں گرنے لگتی ہیں۔ وہ جب زمین میں پھیلتی ہیں۔ تو آسمان پر سکڑنے لگتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ بدنصیب کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو زمین میں پھیلتا مگر آسمان میں سکڑتا ہے۔ آج ہم [illegible] بشوریٰ کے لئے رجوع ہوئے ہیں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم جتنا زمین میں پھیلیں۔ اس سے زیادہ آسمان میں پھیلتے جائیں۔ اور ہمارا خدا ہم سے خوش ہو۔

احمدی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات

جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف ہر فرقہ و قوم کے لوگ باواز بلند کر رہے ہیں۔ چنانچہ متعدد اصحاب و اخبارات کی آراء میں سے ہم صرف چند ایک بطور نمونہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں

(۱) "مسلمانان جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار اور کمر بستگی۔ نیک نیتی اور توکل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے۔ وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں۔ تو بے انداز عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمت کر کے دکھلادی ہے۔" (زمیندار لاہور ۲۱ جون ۱۹۲۳ء)

(۲) "ہم مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے دین مقدس کو پھیلانے کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ کیا ان کی طرف سے ایک بھی تبلیغی مشن مغربی ممالک میں کام کر رہا ہے۔ گھر بیٹھ کر احمدیوں کو برا بھلا کہہ لینا نہایت آسان کام ہے۔ لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ یہی ایک جماعت ہے۔ جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔" (زمیندار لاہور دسمبر ۱۹۲۶ء)

(۳) "اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ احمدی جماعت نے ہندوستان میں ہر وہ کام کر کے دکھلایا ہے۔ جو کسی ملک کے مسلمانوں نے اس وقت تک نہیں کیا تھا۔" (رسالہ صوفی اکتوبر ۱۹۲۶ء)

(۴) "ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ وہ سچا کام خدمت اسلام کا انجام دے رہی ہے۔ اور اس وقت ہندوستان میں کوئی جماعت اتنا اچھا ٹھوس کام نہیں کرتی۔ کہ ہر موقعہ پر مسلمانوں کو حفاظت اسلام اور بقائے اسلام کے لئے توجہ دلاتی رہتی ہو۔ باوجود اختلاف عقائد کے ہمارے دل پر اس جماعت کی خدمات کا گہرا اثر ہے اور آج سے نہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم کے زمانہ سے اس وقت تک ہم نے کبھی ان کے خلاف کوئی حرف زبان اور قلم سے نہیں نکالا۔" (اخبار مشرق گورکھپور یکم ستمبر ۱۹۲۷ء)

(۵) "وَالَّذِي يَرَى أَعْمَالَهُمُ الْمُدْهِشَةَ وَيُقَدِّرُ الْأُمُورَ حَقَّ قَدْرِهَا لَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ مِنَ الدَّهْشَةِ وَالْإِعْجَازِ بِجِهَادِ هٰذِهِ الْفِرْقَةِ الْقَلِيلَةِ الَّتِي عَمِلَتْ مَا لَمْ تَسْتَطِعْهُ مِئَاتُ الْمَلَايِينِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔" (اخبار الفتح مصر نمبر ۳۱۵ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ)

ترجمہ:۔ "جو شخص اس جماعت (جماعت احمدیہ) کے حیرت انگیز کارناموں کو دیکھ کر ان کا صحیح اندازہ لگائے گا۔ وہ اس چھوٹی سی جماعت کے اس عظیم الشان جہاد کو دیکھ کر یقیناً متعجب ہوگا۔ کہ اس جماعت نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں۔ جو کروڑوں مسلمانوں سے نہیں ہو سکے۔"

(۶) "جب سے دنیا بنی ہے۔ یہاں جب کبھی الفاظ و اعمال کا مقابلہ ہوا۔ میدان ہمیشہ اعمال کے نام پر فتح ہوتے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی کامیابی اعمال کی صداقت کی وجہ سے ہے۔ اس وقت دنیا میں صرف مسیحی نظام تبلیغ احمدیہ نظام تبلیغ کے بالمقابل کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاں تک ولولہ اور جوش اور ایثار اور فدائیت اور اطاعت و تنظیم کا تعلق ہے۔ عیسائیوں کی جماعت جماعت احمدیہ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ احمدی جماعت کا نظام ایک مضبوط سے مضبوط گورنمنٹ کے نظام کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور اس کے ہر ایک شعبہ میں اسی قدر باقاعدگی اور ضابطہ داری اور اصول پرستی موجود ہے۔ جس قدر کسی منظم گورنمنٹ کے مختلف محکموں میں ہوا کرتی ہے۔" (تنظیم ۲۸ دسمبر ۱۹۲۶ء)

غرضیکہ اگر مسلم دوست اس رنگ میں جماعت احمدیہ کی ٹھوس کارروائی کے مداح ہیں۔ تو دوسری طرف غیر مسلم احباب بجا طور پر خائف ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ نہ صرف ان کی مخالف اسلام مساعی کو قطعاً کامیاب نہیں ہونے دیگی۔ بلکہ انہیں حلقہ بگوش اسلام کرا کے چھوڑیگی۔ جس کا اقرار ان کے متعدد رہنما اور اخبارات اپنی زبان و قلم سے کر چکے ہیں۔ تنگیٔ داماں کے باعث ان کی

ہم صرف ایک دو حوالے ذیل میں بطور نمونہ درج کرتے ہیں:-

مخالفین اسلام کے دلوں میں جماعت احمدیہ کی ہیبت

"تمام دنیا کے مسلمانوں میں سب سے زیادہ ٹھوس۔ مؤثر اور مسلسل تبلیغی کام کرنے والی طاقت احمدیہ جماعت ہے۔ ہندوستان اور دوسرے ممالک میں شدھی کی تحریک کے لئے سب سے بڑی روک احمدیہ جماعت ہے" (تیج ۲۵ جولائی ۱۹۲۷ء) ایسا ہی معاصر پرتاب نے لکھا تھا۔

"مشکل یہ ہے۔ کہ ہندوؤں کو اپنے ہی ہموطنوں کی ایک جماعت (جماعت احمدیہ) کی طرف سے خطرہ ہے۔ اور وہ خطرہ اتنا عظیم ہے۔ کہ اس کے نتیجہ کے طور پر آریہ جاتی صفحۂ ہستی سے مٹ سکتی ہے۔ اور وہ خطرہ ہے تبلیغ و تنظیم کا۔ ان کی طرف سے یہ کام اس تیزی سے ہو رہا ہے۔ کہ ہندوؤں کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ ان کی تعداد ہر سال کم ہو رہی ہے۔ اگر اسے کسی طرح نہ روکا گیا۔ تو ایک وقت ایسا آسکتا ہے۔ جبکہ آریہ دھرم کا کوئی بھی نام لیوا نہ رہے گا۔"

(پرتاب ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ لوگ اس جماعت کے خلاف ہر قسم کی غلط فہمیاں پھیلانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس جماعت کے سامنے ان کی دال نہیں گلتی۔ اور وہ اسلام پر اپنے حملوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے

ہوائی جہاز چلانے کی ٹریننگ کے لئے احمدی نوجوانوں کی ضرورت

وہ احمدی نوجوان جو ہوائی جہاز چلانے کی ٹریننگ حاصل کرنے کا شوق رکھتے ہوں۔ ان کی صحت اچھی ہو۔ تعلیم الیف۔ اے تک ہو۔ انگریزی اچھی طرح بول سکتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد دفتر تحریک جدید میں بھیج دیں۔ ان کے نام پہلے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انٹرویو کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ اور حضور کے انٹرویو کے بعد جو موزون سمجھے جائیں گے۔ ان کو سرکاری ٹریننگ کے لئے بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔

ایسے نوجوانوں کو عرصۂ ٹریننگ میں وظیفہ خلافت جوبلی فنڈ سے دیا جائے گا۔ تاکہ جماعت کے نوجوانوں میں اس کام کی مہارت رکھنے والے نوجوان پیدا ہوں۔ یہ تحریک وقف کی قسم سے نہیں ہے۔ بلکہ ٹریننگ کے حاصل کرنے کے بعد وہ نوجوان آزاد ہوں گے۔ ممکن ہے صہ

صہ گورنمنٹ سروس میں آجائیں۔ اور فوج میں ان کو اچھے عہدے پر لے لیا جائے۔ (انچارج تحریک جدید)

پیغامی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیف اس ایماں پہ جس سے کفر بہتر لاکھ بار

قدرتِ حق ہے کہ تم بھی میرے دشمن ہو گئے ٭ یا محبت کے وہ دن تھے یا ہوا ایسا نقار
دھو دیئے سارے وہ دل سے صحبتِ دیرینہ رنگ ٭ پھول بنکر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خار
جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام ٭ آہ کیا دل میں ہے گذرا ہوں میں اس سے دلفگار

(فرمودہ مسیحِ پاک)

ناظرین فاروق! جس دن سے جناب امیر پیغام مولوی محمدؐ علی صاحب اور ان کے ساتھیوں نے تخت گاہِ رسول یعنی قادیان دار الامان کی پُرانوار بستی کو چھوڑ لاہور سے پیوند جوڑ خدائی باتوں کو پسِ پشت پھینک۔ بغض و حسد کی آگ میں جلنا شروع کیا۔ اسی دن سے ہی وہ ذلیل و خوار ہونے شروع ہو گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عون و نصرت نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔

ہاں! کہنے کو تو ہر پیغامی یہ کہے گا۔ کہ ہم راستی پر قائم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی سے بخوبی آگاہ۔ اور ان کے ہر ارشاد و فرمان پر دل و جان سے فدا اور عامل۔ اور حضور علیہ السلام کے صحیح مشن کی اشاعت میں دن رات مصروف کار ہیں۔ لیکن حقیقت شناس انسان ان کے ایسے بلند و بالا دعاوی کو سنکر ضرور حیران و ششدر رہ جائے گا۔ جبکہ وہ ان کے اندرونے کی کتاب کے صفحات بنظرِ عمیق مطالعہ کرے گا۔ کیونکہ ان لوگوں کا ظاہر کچھ ہے۔ اور باطن کچھ۔

چنانچہ آج تک جتنے انسانوں نے بھی محقق کی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جناب مولوی محمدؐ علی صاحب امیر پیغام کی کتب کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ فی الواقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی صاحب موصوف اور ان کے ہمخیالوں کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جنہیں دیکھ کر ہر انصاف پسند انسان پیغامی حضرات اور ان کے "امیر ایدہ اللہ" کے ایمان کے متعلق وہی فتویٰ دے گا۔ جو اس مضمون کا زیب عنوان ہے یعنی ؎ حیف اس ایماں پہ جس سے کفر بہتر لاکھ بار

کیونکہ ان دنوں حضرت مولانا غلام حسن خاں صاحب رئیس پشاور خلافت جیسی نعمت عظمیٰ سے وابستہ ہو کر حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے خادموں میں شمولیت فرما چکے ہیں۔ اس لئے پیغامی کیمپ میں کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ اور ان کے خورد و کلاں اپنے "پیغام جنگ" اور "رنگ اسلام" وغیرہ اخبارات میں آئے دن غلط بیانیوں اور دھوکا دہیوں پر اتر آئے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے اندرونے کی حقیقت سے با انصاف ناظرین کو آگاہ کیا جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ دراصل یہ سب کچھ عداوتِ محمود ایدہ اللہ تعالےٰ ہی کا نتیجہ ہے۔ جس کے باعث وہ ایمان جیسے قیمتی جوہر سے بے نصیب ہو کر عقائد حقہ سے مُنہ موڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دوری اختیار کر کے اپنا اعمال نامہ سیاہ کر چکے ہیں۔ اور ان کا ایسا کرنا محض دنیا کمانے کی خاطر ہے۔

میں عیسائی رسالہ "المائدہ" ۱۹۳۵ء کا فائل دیکھ رہا تھا۔ کہ میری نظر ماہِ اگست کے رسالہ کے صفحہ ۱۳ تا ۱۳ میں "نبی اور امتی" کے ایک مضمون پر پڑی۔ جو غیر از جماعت مفتی محبوب سبحانی صاحب نے رقم فرمایا ہے۔ آپ اس مضمون میں "ایک سوال اور اس کا جواب" کی سرخی دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "گو مسٹر موصوف (جناب مولوی محمد علی صاحب) بظاہر ...... کہتے ہیں۔ کہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ مگر ان کے اندرونی حالات کا اگر مطالعہ کیا جائے۔ اور یہ بغور دیکھا جائے۔ کہ ان کے زیر پردہ ان کے عقائد کی باطنی کائنات کیسی ہے۔ تو میری طرح بہ نظرِ عمیق دیکھنے والا ہر شخص اس امر کے یقین کرنے پر مجبور ہو گا۔ کہ **واقعی لاہوری جماعت کے حصۂ اکابر اور ان کے امیر صاحب کے اصلی عقائد جن کو وہ طلب زر اور عوام مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کے لئے چھپاتے ہیں یہی ہیں۔ کہ وہ مرزا صاحب کو خدا کا نبی اور رسول مانتے اور شیعہ حضرات کی طرح تقیہ بازی سے کام لے رہے ہیں۔ صرف مسلمانوں سے پیسے بٹورنے کی خاطر"**

اس کے بعد جناب مفتی صاحب نے مولوی محمدؐ علی صاحب امیر پیغام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے متعدد حوالجات پیش کئے ہیں۔ جن سے ثابت کیا ہے۔ کہ فی الحقیقت حضرت مدعی نبوت تھے۔ اور حضور علیہ السلام کی زندگی میں مولوی صاحب موصوف آپ کو اعتقاداً ایسا ہی یقین کرتے رہے۔ آگے امیر پیغام کے چند حوالجات نبوت کے متعلق لکھکر فرماتے ہیں۔ کہ

"مندرجہ بالا حوالجات سے ناظرین کو روزِ روشن کی طرح معلوم ہو گیا ہو گا۔ کہ مسٹر موصوف (امیر پیغام) کے اصل عقائد کیا ہیں۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ اب ہم خدا سے توفیق مانگ کر ذیل میں نبی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اور امتی (امیر پیغام) کا اختلاف دکھاتے ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ اس سے ہماری مراد عجوبہ نمائی نہیں۔ **بلکہ لاہوری جماعت کی اصلاح کرنا مقصود ہے۔** اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔"

چنانچہ مفتی صاحب نے اختلافی امور کی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولوی محمدؐ علی صاحب کے درمیان ہیں۔ ایک فہرست پیش کی ہے۔ جسے میں بھی ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوا ملتمس ہوں۔ کہ وہ خدارا بتائیں۔ کہ آیا اہلِ پیغام اور ان کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" کا یہ دعوےٰ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ کس حد تک درست یا نادرست ہے۔ کیونکہ

ع ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ارشاد	جناب مولوی محمدؐ علی صاحب امیر پیغام کا انکار
(۱) "خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ کو کہے گا۔ کہ کیا تُو نے لوگوں کو کہا تھا۔ کہ مجھے اور میری والدہ کو معبود بنانا اور خدا ٹھہرانا۔ تو وہ جواب دیں گے۔" (سوال و جواب قیامت کو ہو گا) براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۶۲	(۱) "یہ کلام جو (مسیح و خدا کے درمیان ہوا) عالم برزخ کا ہے۔ جو نزول قرآن سے پہلے ہو چکا ہے۔" بیان القرآن جلد الف صفحہ ۶۵۹-۶۶۱ (قیامت میں نہیں ہو گا)
(۲) "مجھے یہ بتایا گیا ہے	(۲) "یہ کہنا کہ یہ آیت (ھو الذی ارسل رسولہ)

کہ تو اس آیت کا مصداق ہے هو الذي ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق الخ (اعجاز احمدی ص۷) درحقیقت اس کا مصداق مسیح موعود ہے یہی حق ہے"۔ (اشتہار منارۃ المسیح و دیگر کتب آئینہ وغیرہ)	مسیح موعود کے حق میں ہے اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جس رسول کا ہدیٰ و دین الحق لیکر آنے کا ذکر ہے۔ وہ محمد رسول اللہ نہیں بلکہ مسیح موعود ہے کسی معتبر کا قول نہ دکھا سکو تو شرم کا مقام ہے"۔ (احمد مجتبیٰ ص۲۴)
(۳) "جبکہ وہ ابراہیم ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ تو خدا نے آگ کو سرد کر دیا"۔ حقیقۃ الوحی ص۵۰	(۳) "کسی طرح ثابت نہیں ہوتا۔ کہ ابراہیم آگ میں ڈالا گیا ہو"۔ (بیان القرآن ص۱۲۷۵)
(۴) "خدا کی پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں۔ کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے اور زندہ نکلے"۔ مسیح ہندوستان میں ص۱۴	(۴) "قرآن مجید میں کسی جگہ مذکور نہیں۔ کہ یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نگل لیا تھا"۔ (بیان القرآن ص۱۲۸۰)
(۵) "حضرت عائشہ فرماتی ہیں قولوا انه خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعده" اگر اسلام میں نبوت نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس ما بہ الامتیاز نہیں"۔ بدر ۲۵ر جون ۱۹۰۸ء	(۵) "(نبوت کے بند نہ ہونے میں) ایک عائشہ کا قول پیش کیا جاتا ہے۔ جسکی کوئی سند نہیں۔ یہ غرض پرستی ہے۔ خدا پرستی نہیں"۔ بیان القرآن ص۱۵۱۶
(۶) "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ اطاعت بھی کرتا ہے۔ ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ جو ایسا نہیں کرتا مجھ سے نہیں ہے"۔ اربعین نمبر ۳ حاشیہ ص۳۴	(۶) "حکم و عدل کے یہ معنی نہیں کہ ہر ایک مسئلہ میں آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) حکم و عدل ہیں۔ آپ کی ہر بات واجب التسلیم نہیں ہے ایسا مانا جائے۔ تو پھر امن ہی اُٹھ جاتا ہے"۔ (پیغام صلح ۱۲/۱۵ مئی ۱۹۱۸ء)
(۷) "یہ بات ہمارے عقائد میں سے ہے۔ اور اسکو ہم قرآن مجید اور انجیل کی شہادت کے مطابق لکھتے ہیں۔ اور قرآن سے ایسا ہی ثابت ہے۔ کہ مسیح بن باپ پیدا ہوا ہے پس تم صداقت کو مت چھوڑو"۔ مواہب الرحمٰن ص۷۲	(۷) "مرزا صاحب کا یہ عقیدہ بے شک تھا۔ لیکن قرآن کریم کی کسی آیت سے اسکو ثابت نہیں کیا۔ اور نہ کوئی فیصلہ دیا۔ جو حقیقۃً فیصلہ کہا جا سکے"۔ پیغام ۱۲/۱۵ مئی ۱۹۱۸ء
(۸) "میرا ہر ایک الہام صحیح اور خالص ہے۔ اور شریعت کے مطابق ہے۔ میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے۔ نہ کوئی ملاوٹ نہ کوئی شبہ ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام ترجمہ از عربی)	(۸) "خود حضرت نے لکھا ہے (حوالہ کوئی پیش نہیں کیا) کہ میں کسی الہام کو قرآن و حدیث کے مخالف پاؤں تو اسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں"۔ (شناخت مامورین ص۳۰)
(۹) "ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ ہم نبی اور رسول ہیں"۔ (بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)	(۹) "حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مجدد ہونیکا تھا۔ جو آنحضرت کے بعد دعویٰ نبوت کرے وہ کافر و دجال ہے"۔ پیغام جلد ۲۴ نمبر ۲۵ ص۶ کالم ۲
(۱۰) "بے باپ ہونے میں حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت مسیح ؑ کو مشابہت دی گئی ہے"۔ تحفہ گولڑویہ ص۱۱۴ حاشیہ	(۱۰) مشابہت صورت خلق (پیدائش) میں نہیں بلکہ بشریت میں دی ہے"۔ (بیان القرآن ص۳۳۹)
(۱۱) "یہ خیال کہ مسیح یوسف سے پیدا ہوا جاہلانہ خیال ہے اور قرآن کے مخالف ہے"۔ ریویو جلد اول ص۸	(۱۱) "حضرت مسیح علیہ السلام یوسف کے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں"۔ تفسیر مذکورہ ص۳۱۲ و ص۱۲۰۸
(۱۲) رہبانیت کا رواج قدیم سے ہے"۔ ریویو جلد اول ص۱۴۸	(۱۲) "رہبانیت اور ترکِ دنیا کا طریق عیسائیوں کی ایجاد ہے"۔ (تفسیر ص۲۹۵)
(۱۳) "یہ امر ولادت بن باپ خلافِ قانونِ قدرت نہیں۔ اور عادت اللہ سے باہر نہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ ص۱۱۴ حاشیہ)	(۱۳) "یہ امر (ولادت بن باپ) خلاف قانون قدرت اور عادت اللہ سے باہر ہے بلکہ بالکل خلاف ہے"۔ (کتاب ولادت مسیح مصنفہ امیر پیغام)
(۱۴) "وہ شخص (خضر) جس نے کشتی کو توڑا۔ جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ نبی نہیں تھا"۔ (ازالہ اوہام حصہ اول ص۱۵۳)	(۱۴) "حضرت خضر کو اپنی وحی کو قطعی ٹھہرانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ نبی تھے"۔ (بیان القرآن ص۱۱۸۵)
(۱۵) "میں ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے نبی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۸-۲۹)	(۱۵) "امت میں ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنا کذاب کا کام ہے"۔ (النبوت فی الاسلام ص۱۱۵ ایڈیشن ۱)
(۱۶) "آنحضرت ؐ کے بعد غیر تشریعی نبی آ سکتے ہیں"۔ (بدر ۲۷ر فروری ۱۹۰۳ء)	(۱۶) "نبوت تشریعی غیر تشریعی یکساں ہر دو بند ہیں"۔ (النبوۃ فی الاسلام ص۱۱۵ ایڈیشن ۱)
(۱۷) "جو احادیث میرے الہام کے خلاف ہیں۔ ہم انہیں ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں"۔ (اعجاز احمدی ص۳۰ و ۳۱)	(۱۷) "کیا مرزا صاحب کو ہے کہ ہم حدیث کو جواب دے دیں"۔ (پیغام جلد ۳ ص۵)
(۱۸) "میری وحی قرآن مجید و انجیل کی طرح ہے۔ اور میرا ایمان اپنی وحی کی بابت انبیاء سے کم نہیں۔ جو اس کے خلاف کہتے ہیں لعنتی ہیں"۔ (نزول المسیح ترجمہ از اشعار)	(۱۸) مرزا صاحب کے الہامات قرآن کے ہم پلہ نہیں۔ ہم قرآن اور احادیث کو الہامات پر مقدم سمجھتے ہیں"۔ (پیغام جلد ۵ نمبر ۳ ص۹۲ و ۹۳)
(۱۹) "مقبرہ بہشتی کے ذریعہ مومن و منافق کے درمیان امتیاز ہوگا۔ جو اس میں دفن ہوگا۔ وہ بہشتی ہی ہوگا"۔ (الوصیت ملخصاً)	(۱۹) "ہم نے قادیان کی خاطر حق کو نہ چھوڑا اور نہ مقبرہ بہشتی میں جانے کے لئے دوزخ کو مول لیا"۔ (تبدیلی عقیدہ کا الزام ص۱۸)
(۲۰) "خاتم النبیین کے معنی ہیں صاحب خاتم یعنی "صاحب مہر"۔ (چشمہ مسیحی و حقیقۃ الوحی ص۲۷-۲۸، ۹۶)	(۲۰) "نبیوں کے خاتم کے معنی مہر نہیں۔ بلکہ آخری نبی ہیں"۔ (بیان القرآن ص۱۵۱۵)

اے ضد و تعصب کے پتلو! اور تیرہ و تاریک وادیوں میں بھٹکنے والے پیغامیو! اگر تمہارے دل و دماغ کے کسی گوشہ میں بھی انصاف کی کچھ قدر و قیمت ہے۔ تو میں تمہارے سامنے ان مندرجہ بالا اختلافیہ امور کو پیش کرتے ہوئے پوچھتا ہوں۔ للہ بتاؤ۔ کہ تم کس برتے پر یہ لاف و گزاف مارا کرتے ہو۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے عین مطابق جا رہے ہیں۔ اے پیغامیو! وہ کونسی بات ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے تحریر فرمائی ہو۔ اور آپ کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" نے اسکی زبان و قلم سے خلاف ورزی نہ کی ہو۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی محمد علی صاحب سے ایسی ہی توقعات تھیں؟ آہ! تمہارا امیر نہ صرف خود گمراہ ہوا۔ بلکہ اوروں کو بھی اس نے اپنے ساتھ گمراہ کر کے خدا تعالیٰ سے دور کر دیا۔ کاش تمہیں اب بھی اسکی خفیہ سازشوں اور چالاکیوں سے جن میں سراسر احمدیت کی دشمنی پنہاں ہے۔ آگاہی ہو۔ تا تم نورِ ہدایت سے منور ہو کر خدا کا قرب حاصل کر سکو۔

نادان لوگو! یقیناً تمہیں عداوتِ محمود نے ہی اندھا کر دیا ہے۔ ورنہ یہ کیونکر ہو سکتا تھا۔ کہ باوجود تم آنکھیں رکھتے ہوئے **نیرِ مسیح** ؑ کی روشنی سے جس سے ایک عالم چمک رہا ہے۔ انکار کرتے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر ارشاد کے مخالف اور تاریکی کے دلدادہ اپنے انگریزی ترجمۃ القرآن پر پھولا نہ سمانے والے جناب مولوی محمد علی صاحب آف احمدیہ بلڈنگ لاہور کو اپنا امیر قرار دینے والے بھائیو! بات یہی سچ ہے۔ کہ ؎

عقل کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

پھر نہ معلوم تم نے حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے یہ کیسے لکھ دیا۔ کہ

"جو شاندار توقعات آپ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کو حضرت مولانا کی ذات سے تھیں۔ احمدی قوم کا بچہ بچہ ان سے بخوبی واقف ہے۔ یہ توقعات صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل سے ہی پیدا نہ ہوئی تھیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب الٰہی کو حضرت مولٰنا سے خاص خدمات لینی منظور تھیں۔ اور حضرت مسیح موعود ؑ کو اس بارہ میں وقتاً فوقتاً رویاء و الہامات بھی ہوتے تھے"۔ (پیغام صلح ۱۴ر ستمبر ۱۹۴۸ء)

حالانکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امیر پیغام کی ذات کی نسبت اپنی وحی مقدس کے ذریعہ جو انذاری اطلاعات دی تھیں۔ اس سے تو احمدی قوم کا بچہ بچہ بخوبی واقف تھا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو یہ علم تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب جیسا انسان حضرت کی وفات حسرت آیات کے بعد حضور علیہ السلام کی مقدس اور مطہر اولاد پر طرح طرح کے نازیبا حملے کریگا۔ ہاں وہ جانتا تھا۔ کہ یہ شخص احمدیت کے استیصال کے لئے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگائے گا۔ پھر اسے معلوم تھا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ بھی شائع فرماویں گے۔ جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیش کردہ عقائد کے برعکس غیروں کے عقائد کو سراسر تقویت پہنچے گی۔ اور دشمن انہیں احمدیت کے خلاف استعمال کریں گے۔ ہاں اس عالم الغیب ہستی کو ان سب باتوں سے آشنائی تھی۔ تبھی ہی تو اس نے اپنے مقدس مسیح کو رونما ہونے والے واقعات سے قبل از وقت اطلاع دے دی۔ اور اسکی مقدس جماعت کے بچہ بچہ کو ان کی چالاکیوں سے ہشیار کیا۔ اور فرمایا۔ دیکھنا کہیں ایسے انسان کے جال میں نہ پھنس جانا ورنہ عاقبت برباد ہو جائیگی۔ اور پھر متبعین مسیح موعود کو تسلی دی اور کہا۔ "حق علینا نصر المؤمنین"۔ (تذکرہ ص۶۹۵)

"ڈرو مت مومنو!" (الہام ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

اور پھر فرمایا۔ گھبرانا نہیں کیونکہ "جیسے روشنی میں سیاہ دل چور ٹھہر نہیں سکتا۔ ایسے ہی اس مقام (مدینۃ المسیح قادیان۔ مجاہد) میں جو تجلیات و انوار الٰہی کا مرکز ہے۔ کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ (بدر ۲۵ر اپریل ۱۹۰۷ء ص۸)

سچ مچ اہلِ بصیرت لوگوں نے خدا کی تمام باتوں کو پورے ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور ان کے ایمان میں اضافہ ہوا۔ مگر بدفطرتوں نے باوجود نشان پر نشان دیکھنے کے انکار پر انکار کیا۔ اور کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ حتّٰی کہ بالآخر یوم الفرقان آیا۔ اور اس نے خدا کے مقدس مسیح کی پاک جماعت سے کمزور اور منافق طبع لوگوں کو علیحدہ کر دیا۔

بچھڑے ہوئے دوستو! اب بھی وقت ہے۔ سیدنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا در شفقت تمہارے لئے کھلا ہے۔ صدق دل سے آؤ۔ اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ خدا تعالےٰ تمہاری لغزشوں اور کئے ہوئے گناہوں کو یقیناً معاف کرے گا۔ کیونکہ وہ ذات غفور الرحیم بھی ہے۔ بھائیو! چھبیس برس کے طویل عرصہ میں اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ حسن و احسان میں مسیحا کے نظیر یعنی سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ہونا اس بات پر دال ہے۔ کہ واقعی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی جانشین اور برحق مصلح موعود اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ ہیں۔ تم نے لاکھوں جتن کئے۔ مگر ہمارے مقدس آقا کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ اور نہ کچھ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری رئیس المنافقین اور ان کے ساتھی بگاڑ سکیں گے۔ اللہ تعالےٰ روز و شب اپنے بندے کا حامی و مددگار ہوگا۔ اور اس کے دشمن پہلے کی طرح منہ کی کھاتے ہی رہیں گے۔

اے نعمائے الٰہی کے ناقدر دانو! اور راہ ہدیٰ سے بھٹکنے والو! گوش ہوش سے سنو! ہمارا مقدس امام جس پر ہمارا دل و جان فدا ہے۔ کیا فرماتا ہے۔ وہ فرماتا ہے:۔

"مجھے یہ یقین ہے۔ کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چھوڑتا ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چھوڑتا ہے اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ وہ خدا کو چھوڑتا ہے۔ میں اس یقین پر قائم ہوں قرآن مجید کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں حدیث کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ ان رویا و کشوف اور الہامات کے ماتحت جو خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوئے۔ اور میں اس یقین پر قائم ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ان کھلی کھلی تائیدات کے ماتحت جو ہر وقت میرے شامل حال ہیں۔ اگر کسی کو خدا تعالیٰ کا یہ عمل نظر نہیں آتا۔ تو وہ اندھا ہے" (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء)

پس تم میں سے مبارک ہیں وہ جو ایسے مقدس اور بابرکت امام کے قدموں میں آکر اپنی عاقبت سنوار لیں۔ ؎

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خادم احمدیت خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی
احمدیہ دار التبلیغ سری ہرگوبند پور۔

پیامِ مشن!

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا حیرت انگیز کارنامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت خوارج ہے

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے خلافت ثانیہ سے برگشتگی اختیار کرنے کے بعد ۲۹ جون ۱۹۳۷ء کے اشتہار "ایک دردمندانہ اپیل" میں لکھا تھا کہ "میں نے جو قدم اٹھایا ہے۔ محض خدا کے لئے اٹھایا ہے۔ اور جماعت کے اندر **ایک بہت بڑا بگاڑ مشاہدہ کرکے جو بہت سے لوگوں کو دہریت کی طرف لے جا چکا ہے۔ اور بہتوں کو لے جانے والا ہے۔** اسکی اصلاح کی ضرورت محسوس کرکے بلکہ اسکو ضروری جان کر اٹھایا ہے"۔

اب شیخ مصری صاحب غور کریں۔ کہ جماعت احمدیہ کے دو حصے ہیں۔ اوّل جماعت مبایعین اور دوم لاہوری پارٹی۔ آپ اس مقصد کے ساتھ اٹھنے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ کہ ان کی اصلاح کرکے رہیں گے۔ اور مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت جو "بگاڑ" میں مبتلا ہو کر دہریت کی طرف چلی گئی ہے۔ اور چلی جا رہی ہے۔ ان کو حق پر قائم کر دیں گے۔ لیکن ان گذشتہ تین سالوں کی آپ کی کوششوں نے بالکل الٹا اثر کیا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں سے بنی ہوئی جماعت کے دونوں حصوں کو آپ نے راہِ ضلالت پر قرار دے دیا۔ تو اب وہ کونسی جماعت ہے۔ جو حق پر قائم ہے۔ اور جو دہریت سے نکل کر صحیح اسلام پر گامزن اور اشاعت اسلام کا کام سرانجام دے رہی ہے؟ اس اجمال کی تفصیل آپ کے قلم سے ہی لکھی ہوئی پیش کی جاتی ہے۔ سنیئے اور گوشِ ہوش سے سنیئے!

شیخ صاحب مصری نے آج سے ۱۸ سال پیشتر مولوی محمد علی صاحب کے ایک ٹریکٹ "اتمام حجت" کا جواب شائع کیا تھا۔ جس میں جماعت احمدیہ کے ایک حصہ یعنی غیر مبایعین کو نصاریٰ اور **گروہ خوارج** سے مشابہت ثابت کرتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرکے شیخ مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"آپ کی (یعنی حضرت مسیح موعود کی۔ ناقل) وفات کے بعد ایک گروہ یعنی آپ اور آپ کے چند رفقاء پیدا ہوئے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ ہم حضور کو ان معنوں سے نبی نہیں کہیں گے۔ جن معنوں سے پہلے انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ پس آپ نے اپنے مرشد کے صریح ارشاد کو چھوڑنے میں **آپ اور مسیحی (عیسائی۔ ناقل) ایک دوسرے کے** مشابہ ہیں۔ گو طریق میں اختلاف ہے۔ وہ افراط کی طرف نکل گئے۔ اور آپ تفریط کی طرف۔ اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد **ایک گروہ خوارج کا نکلا**۔ جس نے خلفاء کی بیعت کا یہ کہتے ہوئے کہ الطاعۃ للہ والامر شوریٰ بیننا انکار کر دیا۔ اسی طرح آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروز کے بعد آپ نے اس کے خلیفہ کی بیعت سے یہی کہہ کر انکار کر دیا۔" (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۹)

شیخ مصری صاحب کے اس جواب سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے غیر مبایعین کو نہ صرف بیعت خلافت سے انکار کرنے کی وجہ سے **خوارج** قرار دیا۔ (جس میں مصری صاحب اب خود بھی شامل ہو گئے) بلکہ مسئلہ نبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے خلاف چلنے کی وجہ سے ان کو ان عیسائیوں کا بھی مثیل ثابت کیا ہے۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل تعلیم کو چھوڑ دیا تھا۔

اب کیا مصری صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے غیر مبایعین میں تبلیغ کرکے کتنے آدمیوں کو ان تمام عقائد کا قائل کرا لیا ہے جن پر مصری صاحب ۱۹۳۷ء تک عمل پیرا تھے۔ اب دوسرا حصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا خلافت ثانیہ کے ساتھ وابستگان کا ہے۔ جن کے اصل عقائد و تعلیم پر قائم ہونے کا مصری صاحب نے بھی اپنے ایک اشتہار مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۷ء میں بالفاظ ذیل اعتراف کیا ہے۔ کہ:۔

"دنیا میں کوئی ایسی جماعت نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے صحیح عقائد و تعلیم پر قائم ہو۔ بجز اسی جماعت کے جس نے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ناقل) کو خلیفہ تسلیم کیا ہوا ہے"۔ (جماعت کو خطاب صفحہ ۷)

لیکن وہی مصری صاحب جو پہلے غیر مبایعین کو عیسائی اور خوارج کہہ چکے ہیں۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنائی ہوئی جماعت کے دوسرے کثیر حصہ کی نسبت یکم فروری ۱۹۴۰ء کے "ینگ اسلام" صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:۔

"میں اس بات کو دیکھ کر ہمیشہ دریائے حیرت میں غرق رہتا ہوں۔ کہ کس طرح وہ جماعت جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بعد اسلئے چھوڑ گئے تھے۔ کہ وہ اسلام کو از سر نو زندہ کرے۔ اور شریعت اسلامیہ کو قائم کرے۔ آج ہمارے معاملہ میں محض ایک انسان کو خوش کرنے کے لئے شریعت اسلامیہ کو قائم کرنے کی بجائے اسے پس پشت ڈال رہی ہے۔ اور کس طرح بجائے حقیقی مسلمانوں کی اقتدا کرنے کے **خوارج کے نقش قدم پر چل رہی ہے**"۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے دو حصے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ کی نسبت مصری صاحب آج سے ۱۸ برس پہلے خوارج و عیسائیت کا فتویٰ صادر کر چکے ہیں۔ اور دوسرا یعنی بیشتر اور کثیر حصہ جو مبایعین پر مشتمل ہے۔ مصری صاحب اب اس کو بھی نہ صرف "خوارج کے نقش قدم پر چلنے والا" ٹھہراتے ہیں۔ بلکہ دہریت کی طرف جانے والا قرار دے رہے ہیں۔

تو اب مصری صاحب غور کرکے بتائیں۔ کہ اوّل اصل اسلام پر قائم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح عقائد و تعلیم پر گامزن رہنے والا من حیث الجماعت کونسا گروہ ہے۔ دوم مصری صاحب جبکہ غیر مبایعین کو عیسائی اور خوارج قرار دے چکے۔ تو کیا اب "انکم اذا مثلھم" (نساء ع ۲۰) کے مطابق ان کے موجودہ رویہ کے پیش نظر ان کے اور غیر مبایعین کے ایک ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہو سکتی ہے؟ سوم یہ کہ جس دلیل سے مصری صاحب غیر مبایعین کو "خوارج" ٹھہراتے رہے۔ وہی دلیل شیخ صاحب کے خارجی ہونے کو ثابت کرتی ہے یا نہیں؟ چہارم یہ کہ جبکہ مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بنائی ہوئی ساری جماعت کو ہی "دہریہ" یا "عیسائی" یا "خوارج کے نقشِ قدم پر چلنے والی" ٹھہرا دیا۔ اب اگر ایک مخالف اسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے خلاف دلیل گردانے۔ تو اس کا کیا جواب ہوگا۔ پنجم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حقیقی جماعت تو بقول آپ کے "شریعت اسلامیہ کو

قائم کرنے کی بجائے اسے پس پشت ڈال رہی ہے"۔ مگر آپ نے ان گذشتہ تین سالوں میں بجز جماعت احمدیہ کے اندر رخنہ اندازی وغیرہ پر مشتمل افعال وحرکات کے کونسی وہ خدمات سرانجام دی ہیں۔ یا کونسا وہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں آپ کے ذریعہ ان تین سالوں میں کم از کم دس پندرہ عیسائی یا ہندو وغیرہ ہی اسلام قبول کر کے احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اور یقیناً نہیں کیا۔ اور آپ بھی ابھی تک اسی دہریت کی رو میں بہے جا رہے ہیں۔ جس سے بچانے کے لئے آپ اٹھے تھے۔ تو پھر جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان من شذ شذ فی النار کے سوا آپ نے اور کیا فائدہ حاصل کیا ہے۔

امید ہے۔ کہ شیخ مصری صاحب ان باتوں پر غور کریں گے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مولوی فاضل از قادیان دارالامان۔

بقایا چندہ جلسہ سالانہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء تک ادا ہونا ضروری ہے

امسال خلافت جوبلی جلسہ سالانہ کے لئے تیس ہزار روپے کا بطور چندہ جلسہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور اس کے لئے جو شرح مقرر کی گئی تھی۔ وہ ہر فرد کی آمد ماہوار پر پندرہ فی صدی تھی۔ اس چندہ کے لئے شروع ماہ جون ۱۹۳۹ء میں تحریک کی گئی تھی۔ پھر اس کے بعد دوران سال میں ۱۱ تحریکات مطبوعہ جماعتوں کو بھیجی گئیں۔ اور ۲۹ اعلانات اخبار الفضل و فاروق میں توجہ دلانے کے لئے شائع کئے گئے۔ لیکن باوجود اتنی جدوجہد کے ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک قریباً انیس ہزار روپیہ اس چندہ میں وصول ہوا ہے۔ حالانکہ اس وقت خلافت جوبلی کی وجہ سے غیر معمولی طور پر جلسہ سالانہ کی حاضری زیادہ تھی۔ جسے احباب بچشم خود مشاہدہ کر چکے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اخراجات پہلے سالوں کی نسبت زیادہ ہونے یقینی تھے۔ چنانچہ امسال قریباً ۳۴ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اور وصولی صرف ۱۹ ہزار تک ہوئی ہے۔ گویا ۱۵ ہزار روپیہ کم وصول ہوا ہے۔ یہ غیر معمولی کمی انجمن کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مجلس مشاورت پر بھی اس حقیقت سے نمائندگان کو آگاہ کیا جا چکا ہے۔ بلکہ بجٹ کے عرض حال ہی میں اس امر کی تشریح کر دی گئی تھی۔ اب سال حال کے اختتام میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں تمام ان احباب اور جماعتوں سے بقایا چندہ جلسہ سالانہ وصول ہو جانا ضروری ہے۔ جن کی طرف سے ابھی پورا چندہ اس مد میں وصول نہیں ہوا۔ لہٰذا ۴۳ احباب اور عہدہ داران جماعت نیز نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں خاص طور پر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ وصول کرنے کے لئے پوری طرح جدوجہد فرمائیں۔ اور ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء سے قبل تمام چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال)

چین کا ہفتہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل چیانگ۔ مارشل چانگ اور واقعہ سیان

(فاروق کے نامہ نگار خصوصی مقیم چین کی چٹھی)

جو سلسلہ مضامین فاروق میں نامہ نگار چین کی طرف سے شروع کیا گیا ہے۔ اس میں بار بار واقعہ سیان کی طرف اشارہ کرنے کی ضرورت پڑے گی۔ اور حقیقت بھی ہے۔ کہ یہ واقعہ چین کی دو زبردست اور طاقتور پارٹیوں کے اتحاد کا ذریعہ بن کر ملک چین کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

پیشتر اس کے کہ اس واقعہ کو بیان کیا جائے۔ جنرل چیانگ۔ ینگ مارشل چانگ اور مقام سیان کے متعلق مختصراً ناظرین کی واقفیت کرائی جاتی ہے

جنرل چیانگ کائی شک:- ایک متوسط درجہ کے آدمی کے گھر شمالی چین کے ایک قصبہ میں ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوا۔ اور اپنی قابلیت کی وجہ سے اپنے علاقہ میں مشہور ہو گیا۔ جاپان اور چین میں ہی فوجی تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹر سن یت سن نے ۱۹۱۱ء میں جو انقلابی موومنٹ شروع کی۔ جنرل چیانگ کائی شک کی اس میں خاص مدد شامل تھی۔ گویا ڈاکٹر سن یت سن اور جنرل چیانگ دونوں کی محنت کا نتیجہ چین کی ریپبلک ہے۔ ڈاکٹر سن جنرل چیانگ کو ایسا ہی محبت کرتا تھا۔ جیسا باپ بیٹے کو۔ ان دونوں کا جسمانی طور پر کوئی رشتہ نہیں تھا۔ ڈاکٹر سن کے فوت ہونے کے بعد چینی ریپبلک کا حقیقی کارپرداز یہی ہے۔ اور اس وقت اسے بالکل وہی پوزیشن حاصل ہے۔ جو اٹلی میں میسولینی کو۔ کسی علیحدہ مضمون میں ان کی زندگی کے حالات لکھے جاویں گے۔

ینگ مارشل چانگ:- منچوریا کے ایک سابق War Lord کا جو منچوریا کا واحد مالک تھا۔ لڑکا ہے۔ ینگ مارشل چانگ کے والد اور جنرل چیانگ کائی شک کی آپس میں سخت دشمنی تھی۔ اور ینگ مارشل کا والد اس قدر زبردست تھا کہ اس سے تمام چین کے بڑے بڑے لوگ ڈرتے تھے۔ وہ ایک گڈریا سے منچوریا کا والی بنا تھا۔

ینگ مارشل ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوا۔ اس کے والد نے اسے بہت اچھی تعلیم دلائی۔ والد کے فوت ہونے پر منچوریا کا حاکم ہوا۔ اپنے دو رقیبوں کو جو منچوریا پر قبضہ جمانا چاہتے تھے۔ دعوت پر بلا کر کھانا کھلایا۔ سیر کے لئے باہر لے گیا۔ دونوں کو پستول کا نشانہ بنا دیا۔ اور دونوں کی بیواؤں کو بقیہ زندگی بسر کرنے کے لئے ایک ایک لاکھ ڈالر دے دئیے۔ یہ شخص چین کے امیر ترین لوگوں میں سے ایک ہے۔ اس کا والد جاپانیوں کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن اسے جاپانیوں سے حقارت ہے۔ اور جاپانیوں کو اس سے نفرت۔ آج کی فرصت میں اس نوجوان عقلمند کے متعلق کچھ بیان کیا جائے گا۔

سیان۔ (Sian) ایک مقام کا نام ہے۔ جو صوبہ شانسی میں شمالی چین میں واقعہ ہے۔ اسی جگہ پر جنرل چیانگ کائی شک (جس کا ذکر شروع مضمون میں کیا گیا ہے) کو کمونسٹ پارٹی کے لیڈروں نے گرفتار کیا تھا۔ جس کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

چین میں دو اہم سیاسی پارٹیاں ہیں۔ ایک نیشنلسٹ اور دوسری کمونسٹ۔ کمونسٹ پارٹی روسی خیالات اور اثرات کا نتیجہ ہے۔ اور نیشنلسٹ ریپبلک چین کے افسروں کی پارٹی ہے۔ جن کا افسر اعلےٰ جنرل چیانگ کائی شک ہے۔ جنرل چیانگ جب سے برسر اقتدار ہوا ہے۔ اسی وقت سے نیشنلسٹ پارٹی کو برباد کرنے میں مشغول رہا ہے۔ نیشنلسٹ پارٹی میں شمالی چین کے صوبوں کے خود مختار War Lords شامل ہیں۔ اور پارٹی کی اپنی نہایت زبردست فوج ہے۔ جنرل چیانگ نے اس پارٹی کے لیڈروں کی گرفتاری یا موت کے لئے لاکھوں روپیہ انعام رکھا ہوا تھا۔ دونوں پارٹیوں میں ناراضگی کی وجہ سیاسی اختلافات تھے۔ ینگ مارشل چانگ کا والد یعنی منچوریا کا سابق حاکم اعلیٰ کمونسٹ پارٹی کا نامی کارکن اور راہبر تھا۔ منجملہ دیگر مطالبات کے کمونسٹوں کا ایک یہ بھی مطالبہ تھا۔ کہ جاپان کا اقتدار چین میں بڑھ رہا ہے۔ اس لئے ان کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ ان کے اس مطالبہ کا نیشنلسٹ پارٹی پر بھی اثر ہوا۔ اور اس کے دو حصے ہو گئے۔ (۱) Right Wing اور (۲) Left Wing۔ جنرل چیانگ کے بعض نہایت ہی قریبی بھی اس سے مطالبہ کرنے لگے۔ کہ جاپانی اقتدار کا خاتمہ ہونا ضروری ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم اپنی قوم کو ہی مارنے میں اپنا زور ختم کریں۔ اور خانہ جنگی کے ذریعہ ملک کو کمزور کر دیں۔ بہتر یہ ہے۔ کہ یہی طاقت دشمن کے خلاف استعمال کی جائے۔

چین کا نامی مسلمان جرنیل عمر پئی چنگ ہی بھی کمونسٹوں کے اس مطالبہ کا حامی تھا۔ جرنل عمر صوبہ کوانسی کا والی ہے۔ اور جنرل چیانگ کائی شک کے بعد دوسرے نمبر پر تمام چین میں اہمیت رکھتا ہے۔ سارے چین میں صرف یہی شخص ہے۔ کہ جو نیشنلسٹ پارٹی میں رہتے ہوئے بھی اگر جنرل چیانگ کائی شک کی کسی بات کو غلط سمجھے۔ تو اس پر عمل کرنے سے صاف انکار کر دیتا ہے۔ اسکی اپنی فوج بھی سارے چین کی افواج سے زبردست اور بہادر ہے۔ جنرل چیانگ سے سیاسی اختلافات کی وجہ سے اس نے عرصہ تک مصافحہ نہیں کیا۔ موجودہ جنگ میں اس کا کام باقی تمام جرنیلوں سے اعلےٰ ہے۔

اصل مضمون کی طرف رجوع کرتے ہوئے کمونسٹوں اور نیشنلسٹوں کے اختلاف کا نتیجہ لکھا جاتا ہے:

۱۹۲۶ء میں ینگ مارشل چانگ کا والد فوت ہوا۔ تو اس نے منچوریا کا حاکم بنتے ہی مرکزی گورنمنٹ چین سے اتحاد پیدا کرنا شروع کیا۔ حالانکہ اس کا باپ ہمیشہ بوجہ کمونسٹ ہونے کے مرکزی گورنمنٹ کے خلاف رہا۔ منچوریا کا مرکزی چین سے الحاق جاپانی گوارا نہ کر سکے۔ اور ۱۹۳۱ء میں جب ینگ مارشل بیمار ہو کر نانکن میں تھا۔ تو جاپانیوں نے منچوریا پر حملہ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں قبضہ کر لیا۔ منچوریا کی افواج شمالی چین کے صوبہ شانسی میں جا کر کمونسٹ افواج کے ساتھ مل گئیں۔ ینگ مارشل چانگ پر اس کا بہت برا اثر ہوا۔ اپنا ملک منچوریا ہاتھوں سے گیا۔ اور پھر فوج جس کے ذریعہ دوبارہ طاقت میں آنے کی کچھ امید ہو سکتی تھی۔ وہ بھی کمونسٹ پارٹی (جس پارٹی کا اس کا والد حامی تھا۔ اور افواج کا اس پارٹی کے ساتھ ملنا بھی اس وجہ سے تھا) میں جا ملیں۔ خود چانگ جنرل چیانگ کائی شک کی پارٹی میں شامل تھا۔ اور نہایت محنتی کارکن۔ جنرل چیانگ کائی شک نے چانگ کو ۱۹۳۶ء کے ابتداء میں کمونسٹ پارٹی سے گفتگو کرنے کے لئے سیان دارالخلافہ صوبہ شانسی میں بھیجا۔ مارشل چانگ کو یہ یقین تھا۔ کہ اسکی تجاویز کو کمونسٹ مان لیں گے۔ کیونکہ خود اسکی افواج بھی وہاں تھیں۔ نیز اس کا والد اسی پارٹی کا حامی تھا۔ جب مارشل چانگ سیان پہنچا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کمونسٹ پارٹی کے لیڈروں نے اسے اپنے دامِ تزویر میں پھنسا لیا۔ اور کہا۔ کہ جنرل چیانگ کاشک صرف اپنے ہی ملک کو خانہ جنگی میں برباد کر رہا ہے۔ منچوریا اور شانتنگ کا کچھ علاقہ بھی جاپانیوں کو بغیر ایک گولی چلانے کے دے دیا گیا ہے۔ اور بارود اپنی قوم کے آدمیوں کو ہلاک کرنے کے لئے رہی ہے۔ ینگ مارشل چانگ نہایت مدبر آدمی ہے۔ اس لئے وہ ان کے جوش کو کم کرنے کے لئے وہاں ٹھہر گیا۔ لیکن جنرل چیانگ کو یہ بدگمانی ہوئی۔ کہ ینگ مارشل کمونسٹوں کے ساتھ مل گیا ہے۔ اس لئے وہ صرف گنتی کے چند پہرہ داروں کو ساتھ لے کر بذریعہ ہوائی جہاز سیان چلا گیا۔ ینگ مارشل اسے خوب تپاک سے ملا۔ اور حالات سے آگاہ کیا۔ کہ میری کوشش کے نتیجہ میں میری افواج بھی میرے قبضہ میں واپس آ کر ہماری فوجی طاقت میں اضافہ کا موجب ہو سکتی ہیں۔ لیکن وہ اب کمونسٹوں کے خلاف لڑنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتیں۔ چین کا ۱/۳ حصہ ہم اپنے ہاتھوں سے غیر ملکیوں کے سپرد کر چکے ہیں۔ غریب زمینداروں کو اپنا زور دکھانے کی بجائے جاپانیوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ذاتی طور پر میں ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنا ملک منچوریا صرف نیشلسٹ ہونے کی وجہ سے ہاتھوں سے گیا۔ میرے والد کی قبر بھی اب مفتوحہ علاقہ میں ہے۔ اے کاش کہ ہماری طاقت ہمارے دشمنوں کے خلاف صرف ہو۔ جنرل چیانگ کاشک کو شبہ ہوا۔ کہ واقعی وہ کمونسٹوں کے ساتھ مل گیا ہے۔ اسلئے حسب عادت اس پر سختی کی۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ تم بکواس نہ کرو۔ اور اپنا منہ سنبھال کر رکھو۔ تم میرے افسر نہیں ہو۔ ایک کمونسٹ نے یہ گفتگو سنی۔ تو باہر ایک فوجی افسر کو اطلاع دی۔ چانگ (ینگ مارشل) سے منچوریا کی فوج کو اب تک بھی اخلاص اور تعلق تھا۔ چند سپاہیوں نے آ کر جنرل چیانگ کاشک کے ساتھیوں یعنی پہرہ داروں پر گولیاں چلائیں۔ جنرل مذکور کو خود اپنی جان کی فکر ہوئی۔ بھاگنے کی کوشش کی۔ لیکن فوجی سپاہیوں نے گرفتار کر لیا۔ اب جنرل چیانگ کاشک اپنے دشمنوں یعنی کمونسٹوں کے ہاتھ میں تھا۔ اس وقت ینگ مارشل نے اسے کہا۔ کہ میرے متعلق آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ اب جو آٹھ مطالبات کمونسٹ پیش کرتے ہیں۔ ان کو مان کر اپنی جان بچائیں۔ ورنہ کمونسٹ جن کے ہزاروں آدمی آپ ہلاک کر چکے ہیں۔ آپ کو اب زندہ نہ چھوڑیں گے۔ جان بچانے کا مجھے بھی ایک طریق نظر آتا ہے۔ جنرل چیانگ کاشک کو یہ غلط یقین ہو گیا۔ کہ مارشل چانگ نے اس سے غداری کی ہے۔ اور اسکی اس معقول بات کے جواب میں بھی کہا۔ کہ تم اگر میرے ماتحت ہو۔ تو میرے حکم کی تعمیل کرو۔ اور مجھے چھوڑ دو۔ لیکن اگر میرے دشمن ہو۔ تو پھر مجھے قتل کر دو۔ مارشل چانگ کی اس وقت عجیب حالت تھی۔ وہ صرف جنرل چیانگ کاشک کی جان بچانا چاہتا تھا۔ لیکن یہ اب اس کے بس کی بات نہ تھی۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ میں آپ کو چین کی خیر خواہی اور ترقی کے لئے سب سے اہم اور بڑا آدمی سمجھتا ہوں۔ لیکن کیا اس وقت قیمتی جان بچانے کی خاطر قوم کے چند معمولی مطالبات نہیں مان سکتے۔ بہتر ہو۔ کہ اس طرح جان دینے کی بجائے ملک کی کوئی خدمت کرتے ہوئے جان دیں۔ اس کا جواب جنرل چیانگ کاشک نے یہ دیا۔ کہ "اگر میں اپنے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے ارادوں میں پختگی اختیار کروں۔ اور اسی حالت میں مجھے موت آ جائے تو میں سمجھوں گا۔ کہ میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ عین اسی وقت ینگ مارشل نے جنرل چیانگ کاشک کی ڈائری اٹھائی۔ اور صرف چند دن پیشتر اس میں یہ نوٹ درج تھا۔ کہ "میرا کوئی اصول نہیں"۔ اس لئے کامیابی کی رفتار بہت آہستہ ہے۔ ینگ مارشل نے کہا۔ کہ آپ کو خود اقرار ہے۔ کہ آپ کا کوئی ایسا اصول نہیں۔ اس لئے آپ کمونسٹ پارٹی کے یہ مطالبات منظور کر لیں۔

(۱) گورنمنٹ کا دوبارہ انتظام جس میں کمونسٹوں کے ممبر بھی ہوں۔
(۲) خانہ جنگی کا خاتمہ۔
(۳) کمونسٹ پارٹی کے سیاسی قیدیوں کی رہائی۔
(۴) اسمبلی کی آزادی کی گرنٹی۔
(۵) ڈاکٹر سن یت سن کی وصیت پر عمل۔
(۶) آزادی تقریر۔
(۷) جاپان کا مقابلہ وغیرہ وغیرہ۔

جنرل چیانگ کاشک نے ان مطالبات کو منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ اور جواب دیا۔ کہ حقیقت میں تم کو انقلاب کے اصولوں کا علم ہی نہیں۔ اس لئے تم اس قسم کی غلطی کر رہے ہو۔ اگر میں آج اپنی جان بچانے کی خاطر قوم کی خیر خواہی اور بھلائی کو نظر انداز کر دوں۔ قوم کی موت پر اپنی زندگی کو ترجیح دوں۔ تو اس سے بڑھ کر کمینگی اور کیا ہو سکتی ہے۔ قوم تباہ ہو جائے۔ اور میں زندہ رہوں۔ میں ایسی زندگی کا ہرگز خواہاں نہیں۔ اگر مجھے اپنے اصولوں پر کاربند ہوتے ہوئے موت آ جائے۔ تو قوم میری مثال اور قربانی کی قدر کرتے ہوئے میرے جیسے اور آدمی اپنے اندر پیدا کر سکے گی"۔

جب یہ خبر پیکنگ دار الخلافہ گورنمنٹ میں پہنچی تو Mr. Donald جنرل چیانگ کاشک کا آسٹرین مشیر بذریعہ ہوائی جہاز سیان پہنچا۔ مسٹر ڈونلڈ کے ینگ مارشل چانگ سے گہرے تعلقات ہیں۔ بلکہ والد کی وفات کے بعد چانگ نے ڈونلڈ کو اپنے باپ کی طرح تصور کیا ہوا تھا۔ ڈونلڈ کو یہ یقین تھا۔ کہ اس کے وہاں پہنچنے پر معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جب جنرل چیانگ کاشک کی گرفتاری کی خبر اسکی فوج کو پہنچی۔ تو بہت جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ اور فوج نے سیان کی طرف کوچ کر کے کمونسٹوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا۔ لیکن میڈم جنرل چیانگ کاشک نے جو نہایت عقلمند اور تعلیم یافتہ عورت ہے۔ دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے فوجوں کو سیان جانے سے روک لیا۔ اور کہا۔ کہ جب کمونسٹوں کو معلوم ہوا۔ کہ ان کی سزا دہی کے لئے فوج آ رہی ہے۔ تو وہ چیانگ کاشک کو ہلاک کر دیں گے۔ اور فوج کا بعد میں مقابلہ کریں گے۔ نہایت مشکل سے میڈم چیانگ نے فوج کو روکا اور خود اپنے خاوند کی جان بچانے کے لئے سیان بذریعہ ہوائی جہاز پہنچ گئی۔ دوسرے دن T. V. Soong (وزیر اعظم گورنمنٹ چین) میڈم کا بھائی بھی سیان پہنچ گیا۔ جب Mr. Donald، میڈم چیانگ اور T. V. Soong جنرل چیانگ کاشک کو ملے۔ تو اسکی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اسے یہ وہم بھی نہ تھا۔ کہ اسکی جان بچانے کے لئے کوئی پہنچ سکے گا خصوصاً اپنی بیوی کو اس نے نصیحت کر بھیجی تھی۔ کہ وہ ہرگز سیان نہ آئے۔ اپنی بیوی کے سیان پہنچنے کے سلسلے میں جنرل چیانگ کاشک اپنی زندگی کے حالات میں لکھتا ہے۔ کہ "میں اسے اپنے سامنے دیکھ کر اس قدر حیران ہوا۔ کہ گویا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ میں نے T. V. Soong کے ذریعہ اسے کئی پیغام بھیجے کہ وہ سیان نہ آئے۔ لیکن جب شیر کی غار میں جانے کے مترادف بہادری کرتے ہوئے اپنی جان کو تلی پر رکھ کر سیان آ پہنچی۔ تو مغموم و مسرور مختلف جذبات نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیئے۔ اس وقت میں چلانا چاہتا تھا۔ میری بیوی نے مجھے خوش رہنے کی نصیحت کی۔ لیکن میں اسکی حفاظت اور زندگی کے متعلق خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ گذشتہ ایام سے میں اپنی موت سے بالکل بے نیاز رہا۔ لیکن اب سے اپنی بیوی کی عزت کا فکر کرنے لگا۔ وہ بہت ہی بہادر۔ عقلمند۔ مہربان۔ مخلص اور وفادار ہے"۔

جب میڈم چیانگ سیان پہنچی۔ تو ینگ مارشل چانگ اسے ہوائی بندرگاہ پر ملا۔ میڈم بھی اس سے اس خوش خلقی سے ملی۔ کہ گویا کوئی واقعہ ہوا ہی نہیں۔ جنرل چیانگ کاشک یعنی اپنے خاوند کو ملنے سے پیشتر میڈم نے ینگ مارشل چانگ کو ایک ہوٹل میں چائے پر بلایا۔ اور Mr. Donald کو پستول دیا۔ کہ اگر کمونسٹوں میں سے کوئی مجھے پکڑنے کی کوشش کرے۔ تو اسی وقت بغیر تامل کے تم نے مجھے پستول کا نشانہ بنا دینا۔ تاکہ میں اپنے خاوند سے پیشتر ہی زندگی دے دوں۔ اور بے عزتی سے بچی رہوں۔

ینگ مارشل چانگ نے میڈم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اگرچہ جنرل چیانگ کاشک نے کمونسٹوں کی کوئی بات نہیں مانی۔ میں نے اسکی جان بچانے کی ہر چند کوشش کی۔ لیکن وہ مجھ سے بھی بدگمان ہے۔ بہرحال میں آپ کا اور جنرل کا مطیع ہوں۔ اور اپنی طرف سے جنرل کو آزاد کرتا ہوں۔ اور اگر آپ یا جنرل میری کوئی غلطی سمجھتے ہیں۔ تو مجھے معاف فرما دیں۔ یہ ینگ مارشل کی انتہائی شرافت تھی۔ وہ اپنا ملک منچوریا صرف قوم اور جنرل چیانگ کی خاطر ضائع کر چکا تھا۔ اور ذاتی قابلیت کے لحاظ سے بھی اس کا پایہ جنرل سے کم نہ تھا۔ اگر وہ کمونسٹوں کے ساتھ مل جاتا۔ تو یقیناً کمونسٹ پارٹی برسرِ اقتدار آ جاتی۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔

جب کمونسٹوں کو معلوم ہوا۔ کہ ینگ مارشل اب کھلے بندوں جنرل چیانگ کاشک کا حامی ہے۔ (پہلے بھی وہ حامی تھا۔ لیکن درپردہ) تو انہوں نے جنرل کو آزاد کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ خصوصاً ایک کمونسٹ لیڈر یانگ نے۔ اس موقعہ پر ینگ مارشل میڈم چیانگ کاشک اور ڈونلڈ نے مل کر جنرل چیانگ کاشک کو مشورہ دیا۔ کہ کمونسٹوں کے لیڈروں سے آپ ملاقات کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ جنرل چیانگ کاشک نے دس سال سے کسی کمونسٹ سے بات تک نہ کی تھی۔ لیکن اب چار و ناچار اس نے ملاقات کے لئے کمونسٹ لیڈروں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ اور ان کی شرائط میں کچھ تبدیلی کر کے ینز یانگ کو تین لاکھ ڈالر دے کر رہا ہو گیا۔

واپس پیکنگ آتے وقت جنرل چیانگ کاشک نے ینگ مارشل کو کہا۔ کہ تمہارے ساتھ آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن ینگ مارشل ہوا باز کے ساتھ آگے ہوائی جہاز میں بیٹھ گیا۔

جنرل چیانگ کاشک نے واپس آ کر کہا۔ کہ تم لوگوں نے زبردستی میری جان بچائی ہے۔ یہ زندگی اب بے عزتی کی زندگی ہے۔ اس لئے میں گورنمنٹ کے عہدوں سے مستعفی ہوتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس موقعہ پر ینگ مارشل نے کہا۔ کہ آپ کو گرفتار کرنے میں میرا دخل کم ہی تھا۔ میں قوم کا خادم ہوں۔ ملک کا خیر خواہ ہوں۔ اور آپ کی پارٹی نیشنلسٹ کا ایک ممبر ہوں۔ لیکن چونکہ ملک میں یہ افواہ ہے۔ کہ میں نے آپ کو گرفتار کیا تھا۔ اس لئے آپ مستعفی نہ ہوں۔ اور اس کی بجائے اپنی عزت قائم رکھنے کے لئے مجھے جو سزا چاہیں دے لیں۔ جس سے آپ کی عزت بحال رہے۔ چنانچہ اسے اس کے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا۔ اور اب تک وہ شمالی چین کی ایک گمنام بستی میں زیر حراست ہے۔

ینگ مارشل چانگ نے مندرجہ ذیل مواقع پر جنرل چیانگ کائشک کی خاص طور پر مدد کی ہے۔

(۱) اپنے باپ کی وفات پر منچوریا کا الحاق مرکزی گورنمنٹ چین کے ساتھ کر دیا۔ حالانکہ اس کا باپ جنرل چیانگ کائشک کا جانی دشمن تھا۔

(۲) ۱۹۳۰ء میں شمالی چین میں War Lords ایک جنگ میں جنرل چیانگ کائشک کو شکست دے رہے تھے۔ تو ینگ مارشل نے اپنی فوج بھیج کر مدد کی۔

(۳) ۱۹۳۱ء میں جنرل چیانگ کائشک مایوس ہو کر گورنمنٹ سے مستعفی ہو گیا۔ تو نوجوان چانگ نے چین کا دورہ کر کے ایسے امید افزا حالات پیدا کر دیئے۔ کہ جنرل چیانگ کائشک کی ہمت بندھ گئی۔ اور دوبارہ گورنمنٹ کے عہدے منظور کر لئے۔

(۴) ۱۹۳۳ء میں جاپانیوں نے منچوریا کے قریب ایک علاقہ Jehol نامی پر قبضہ کر لیا۔ ینگ مارشل لڑائی میں مقابلہ پر شامل بھی نہ تھا۔ جنرل چیانگ کائشک کی عزت رکھنے کے لئے اس نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ یہ علاقہ میری غفلت کی وجہ سے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ میں سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(۵) واقعہ Sian میں جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ جنرل چیانگ کائشک کی رہائی میں سب سے زیادہ دخل اسی کا تھا۔

(۶) ینگ مارشل نے اپنا خاص جرمن ہوا باز جنرل کو دیا ہوا ہے۔ لیکن افسوس کہ اب ان دونوں میں کوئی ایسے اچھے تعلقات نہیں۔

واقعہ Sian کا نتیجہ ملک کے لئے بہت اچھا ہوا۔ کمونسٹوں اور نیشنلسٹوں میں خانہ جنگی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور دونوں پارٹیاں متحد ہو کر جاپانیوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

جاپان کا ہفتہ

جاپانی بدھ ازم کے موجودہ فرقے۔ معبد اور متبعین

چند مشہور اشخاص

(فاروق کے نامہ نگار خصوصی مقیم جاپان کی چٹھی)

آج جاپان میں بدھ ازم کے کل گیارہ بڑے فرقے موجود ہیں۔ تمام کے تمام چین سے آئے ہیں۔ سوائے ایک "جودوشو" کے جو کہ خاص جاپان کی پیداوار ہے۔ ذیل میں فرقوں کے نام ان کے معبد اور متبعین کی تعداد درج کرتا ہوں۔

نام فرقہ	معبد	تعداد متبعین
یوشوسو	۴۱	۱۹۰۰۰
رجشو	۴۹۴	۳۵۰۰۰۰
جودوشو	۷۱۲۴	۳۶۴۶۰۰۰
کیگنشو	۲۷	۲۳۰۰۰
نیچیرین شو	۴۹۹۸	۷۳۷۶۰۰۰
رچوشو	۲۳	۵۸۰۰۰
سینگن شو	۱۱۹۴۷	۹۱۱۷۰۰۰
رشن شو	۱۹۸۱۵	۱۳۳۲۷۰۰۰
تیندائی شو	۴۴۳۸	۲۱۴۱۰۰۰
یوجونیمبوتسوشو	۳۵۷	۱۵۳۰۰۰
زین شو: سوتو	۱۴۲۴۴	۶۸۴۸۰۰۰
زین شو: رنزائی	۵۹۸۴	۲۵۳۰۰۰۰
زین شو: اوباکو	۵۰۰	۱۲۰۰۰۰
کل تعداد	۶۹۹۹۲	۴۵۷۰۸۰۰۰

جاپانی بدھ ازم میں چند مشہور شخصیتیں

"کوشیو" ۱۲۸۱ء میں جب منگولین نے جاپان پر حملہ کیا۔ تو سرکاری طور پر اس کو دعا کے لئے کہا گیا۔ حملہ آور "کیوشو" کے طوفان سے ہلاک ہو گئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ یہ طوفان اسکی دعا کا نتیجہ تھا۔ اس پر ایمپرر "گوودا" بہت خوش ہوا۔ اور پوچھا۔ کہ اس روحانی کامیابی پر تم کو کیا انعام دیا جا سکتا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ "حضور! تین دن کے لئے تمام ملک میں شراب کا استعمال بند کر دیا جائے"۔

اس کے پاس بدستوا "مانجشری" کی ہو بہو تصویر تھی۔ جس کو یہ غرباء و فقراء کے اجتماع کی جگہوں پر لگا دیتا تھا۔ اور عوام میں بدھ ازم کی ایک روایت کے مطابق یہ خیال راسخ کرنا چاہتا تھا۔ کہ بدستوا "مانجشری" حقیر طبقہ میں جنم لیگا۔ اور ان کو اخلاقیات کی تعلیم دے گا۔

"ایمپرس کومیو" انہوں نے ایک گرم حمام تیار کروایا۔ اور یہ منت مانی کہ وہ اپنے ہاتھ سے ایک ہزار بھکشوؤں کو حمام کرائیں گی۔ سب سے آخری فقیر جو غسل کرنے کے لئے آیا۔ بہت ہی بدشکل اور خطرناک طور پر مجذوم تھا۔ ملکہ نے اسکو دیکھ کر پہلے تو غسل کرانے میں تامل کیا۔ مگر پھر اپنی منت کا پاس کرتے ہوئے اسکو بھی نہلایا۔ آخر میں اسکو کہا۔ کہ کسی سے ذکر نہ کرنا۔ ملکہ کا یہ کہنا تھا۔ کہ بھکشو کے تمام بدن سے روشنی کی کرنیں نکلنی شروع ہو گئیں۔ اس نے کہا۔ اے ملکہ! میں سوائے "بدھ اکشوبھیا" کے اور کوئی نہیں ہوں۔ اور لوگوں سے نہ کہنا۔ کہ تم نے اسکو دیکھا ہے۔

ملکہ نے اس مقام پر اس کے نام کا ایک مندر تعمیر کرا دیا۔ اس جگہ کا نام "کتیا یامہ" ہے۔ جو کہ نارا کے شمالی جانب واقع ہے۔

"میوئے شیونن" جب اسکی شہرت دربار تک پہنچی۔ تو ملکہ نے اس کو "واعظانہ رسم" کے ادا کرنے کے لئے بلوا بھیجا۔ ملکہ پردے کے پیچھے اونچی جگہ پر بیٹھ گئی۔ اور اسکو وعظ کے لئے کہا۔ یہ بات چونکہ اسکی انانیت کے خلاف تھی۔ اس نے ملکہ سے یوں درخواست کی۔ کہ "میں بادشاہ کی رعیت ہونے کے سبب ایک حقیر آدمی ہوں۔ مگر یہاں ملکہ کے روبرو ایک ایسے روحانی استاد کی حیثیت میں حاضر ہوا ہوں۔ جس کی تمام عمر الہیٰ اشیاء کے علم کے لئے وقف ہے۔ جو اس دنیا کی نہیں۔ میرا رتبہ دیوتاؤں کے سامنے جھکنے کا بھی نہیں۔ اس لئے اگر میری جگہ آپ سے نیچی ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہم دونوں ایک خطرناک روحانی جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں"۔ یہ کہہ کر جانے ہی والا تھا۔ کہ ملکہ نے باہر نکل کر اس سے معافی مانگی۔

جب یہ کسی جاندار کے پاس سے گزرتا۔ تو اس کو خوش آمدید کہتا۔ اور ایسے طور پر جھک کر سلام کرتا۔ گویا کہ پرانے دوست ہیں۔ یہ اس اصول کا قائل تھا۔ کہ تمام جانداروں میں بدھ کی روح ہے۔

"دائیتوکوکوسی" اس کی ایک ٹانگ خراب تھی۔ اچھی طرح نہ بیٹھ سکتا تھا۔ جب اسکی موت قریب ہوئی۔ تو اس نے کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کی۔ مگر ٹانگ اس میں بڑی روک تھی۔ اس نے ٹانگ کو اس زور سے دہرا کیا۔ کہ وہ ٹوٹ گئی۔ یہ کرسی پر اچھی طرح بیٹھ کر ٹانگ سے یوں مخاطب ہوا۔ کہ "میں نے تمام عمر تیری تابعداری کی ہے۔ آج آخری وقت میری بات مان لو۔" الوداعی نظم لکھ کر فوت ہو گیا۔ فقط۔

ریوٹر

اخبار بین حضرات کے لئے "ریوٹر" کوئی نیا لفظ نہیں ہے۔ یہ لفظ ہر اس خبر کے نیچے دکھائی دیتا ہے۔ جسے ریوٹر نیوز ایجنسی نے نشر کیا ہو۔ مگر بہت کم حضرات اس خبر رساں ایجنسی کے اصل حالات سے واقف ہیں۔ چنانچہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل کا مضمون حوالہ اشاعت ہے۔

آج سے تقریباً ایک صدی پہلے ایک شخص مسمی جولیس ریوٹر ایک جرمن بنک میں کام کیا کرتا تھا۔ دوران ملازمت میں اس نے محسوس کیا۔ کہ کاروبار کا زیادہ تر انحصار تجارتی خبروں پر ہے۔ اور کوئی طریقہ ایسا عالم وجود میں آنا چاہیئے۔ جس سے تجارتی خبریں جلد از جلد کاروباری اشخاص تک پہنچائی جا سکیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ تک یہی خیال اسکے دماغ میں پرورش پاتا رہا۔ اور آخر کار ایک دن اس نے تجارتی خبریں فراہم کر کے کاروباری اشخاص تک پہنچانے کے لئے ایک مختصر کمپنی قائم کر لی۔ اس کمپنی کے دو دفاتر کھولے گئے۔ ایک دفتر سے دوسرے دفتر میں خبریں پہنچانے کے لئے کبوتروں کا انتظام کیا گیا۔ برسلز جو ان دنوں تجارت کی سب سے بڑی منڈی تھی۔ اس کے تجارتی بھاؤ جرمنی کے دارالخلافہ تک کبوتروں کے ذریعے آتے تھے۔ اور یہاں سے بذریعہ تار انہیں باقی دوسری بڑی بڑی منڈیوں میں بھیج دیا جاتا تھا۔ اس سے تجارتی حلقوں میں بڑی آسائش پیدا ہو گئی۔ اور کچھ ہی عرصہ گذرنے پر مسٹر جولیس ریوٹر نے محسوس کیا۔ کہ اگر کام وسیع پیمانے پر کیا جائے۔ تو زیادہ آمدنی اور ترقی کی امید ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ریوٹر کا دفتر ولایت میں بھی کھل گیا۔ اور تجارتی خبروں کے ساتھ ساتھ عام دلچسپی کی خبروں کا انتظام کیا گیا۔ یہ ایک ایسی خبر رساں ایجنسی کے ابتدائی حالات ہیں۔ جو آج دنیا کی سب سے بڑی خبر رساں ایجنسی ہے۔ اور دنیا کا ہر کامیاب اخبار اس کا مرہون منت ہے۔ آج کل یہ ایجنسی ساٹھ لاکھ پونڈ سالانہ کا کاروبار کرتی ہے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے شہروں میں اسکے نمائندے موجود ہیں۔ اور ہر لمحہ وہ اپنے اپنے علاقہ کی خبریں ریوٹر ہیڈ آفس کو بھیجتے رہتے ہیں۔ جوں جوں دنیا کے کسی بھی حصہ

ہیں کوئی دلچسپ یا خوفناک واقعہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔ فوراً ہی اسکی اطلاع ریوٹر کے دفتر میں پہنچ جاتی ہے۔ اور وہاں اس خبر کو کاٹ چھانٹ کر فوراً اخبارات کو بھیج دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ فرض کر لیجئے کہ اب ہندوستان میں ایک زبردست سیاسی نوعیت کی تقریر ہو رہی ہے۔ آپ یقین کیجئے۔ کہ جس طرح ہم اور آپ جلسہ میں شریک ہو کر یہ تقریر سن رہے ہیں اسی طرح ریوٹر کے دفتر میں بھی یہ تقریر قلمبند ہو رہی ہے۔ اور جونہی تقریر ختم ہوگی۔ اس کے دس منٹ کے وقفہ سے یہ مکمل تقریر بذریعہ ٹیلیفون بے تار برقی اور بحری تار کے تمام بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر میں پہنچ جائیگی۔ جب بھی کوئی مائکروفون پر سُنی جاتی ہے تو اسکو لکھنے کے لئے تین تیز رفتار مختصر نویس اپنے قلم جنبش میں رکھتے ہیں۔ تقریر کے ختم ہوتے ہی تینوں مختصر نویسوں کی لکھی ہوئی تقاریر ملائی جاتی ہیں۔ اور جب وہ ایک دوسرے سے مطابقت کھا جاتی ہیں۔ یا بالفاظ دیگر ان کے درست قلمبند ہونے کا اطمینان ہو جاتا ہے۔ تو خبریں روانہ کرنے والا محکمہ حرکت میں آتا ہے۔ اور بجلی کی سی تیزی کے ساتھ خبریں روانہ کر دیتا ہے۔ ریوٹر کے دفتر میں سینکڑوں کلرک، ٹائیپسٹ۔ مختصر نویس اور فن کار کام کرتے ہیں۔ تجارتی خبروں۔ مقامی خبروں۔ ملکی خبروں جنگی خبروں سمندر پار کی خبروں۔ کھیل کود کی خبروں پارلیمنٹ کی خبروں۔ سمندری خبروں۔ تعلیمی خبروں فلمی خبروں۔ غرضیکہ ہر قسم کی خبروں کے لئے علیحدہ ڈیپارٹمنٹ کھلے ہوئے ہیں۔ ہر ڈیپارٹمنٹ کے سپرنٹنڈنٹ کے تحت میں ضرورت کے مطابق مختصر نویس۔ تیز رفتار ٹائیپسٹ اور کلرک کام کرتے ہیں۔ ہر کلرک کی میز پر ایک ایک ٹیلیفون اور ایک ایک ٹائپ کی مشین رکھی ہوتی ہے۔ ریوٹر کے دفتر میں دنیا کی سب زبانوں کے سمجھنے اور بولنے والے ملازم ہیں۔ انگریزی کے سوا دوسری زبان میں جب بھی کوئی خبر یا تقریر انہیں ملتی ہے۔ وہ اسے فوراً انگریزی کا جامہ پہناتے ہیں۔ چونکہ اس ایجنسی کا کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اس کی خبروں میں رنگ آمیزی نہیں ہوتی۔ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام اخبارات میں خواہ وہ کسی بھی پارٹی سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں۔ ریوٹر کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ ریوٹر اس وقت تک کسی خبر کو نشر نہیں کرتا جب تک اسکے درست ہو جانے کا یقین نہیں ہو جاتا۔ اور یقین ہو جانے کے بعد چند لمحہ میں ہی خبر دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک پہنچ جاتی ہے۔ مسٹر جولیس ریوٹر نے جب اس کمپنی کو قائم کیا۔ اس وقت سے ۱۸۶۵ء تک یہ ایک ذاتی کمپنی تھی۔ اس کے بعد مسٹر ریوٹر نے اسے "ریوٹر ٹیلیگرام کمپنی لمیٹڈ" ۱۹۰۵

مرثیہ حضرت مولوی محمدؐ اسمٰعیل صاحب نور اللہ مرقدہٗ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہرؔ)

ابرِ محیط رنج و غم لائی ہے آج کی یہ رات — غم سے فضائیں بھر گئیں رنج سے پُر ہے کائنات
آنکھوں کے سامنے مرے اشک کی چلمنیں گریں — سوزِ الم سے شعلہ خو مردم دیدہ کی حیات
خونِ دل حزیں مرا آنکھوں سے بہہ رہا ہے یوں — جیسے مچل کے بہتے ہیں جوش میں دجلہ و فرات
کیا کہوں کیا ہے غم مجھے کس کا ہے یہ الم مجھے — قصۂ درد لا دوا بن گئے میرے واردات
گردشِ خونِ گرم سے جسم تنور بن گیا — برقِ تپاں کی موج ہے میری ہر اک رگِ حیات
بنتے ہیں رات دن نئے نقشِ بساط دہر میں — رنگِ جہاں بدلتے ہیں روز نرالے حادثات
شادی و غم کی داستاں چھڑتی ہے تازہ تازہ روز — قصۂ کہنہ کو نیا کرتے ہیں زیست و ممات
کارکنانِ قدر سے کس کی مجال یہ کہے — دل ہے چھوئی موئی مرا تیز ہیں میرے حسیات
اس کا خیال بھی رہے دل میں ہیں دھڑکنیں نہاں — بند ہی کر نہ دیں اسے روز کے یہ تغیرات
کوئی مرے جئے کوئی دستِ قضا کو کیا غرض — نبض شناسیاں کرے چھوڑ دے سب تصرفات
یہ ہو زمانہ کا چلن پھر ہمیں کیوں نہ ہو کٹھن — مرگِ عزیز کا محن۔ لاکھ سہی وہ بے ثبات

مصرعۂ غالب حزیں لب پہ میرے نہ آئے کیوں
"روئیں گے ہم ہزار بار کوئی ہمیں رلائے کیوں"

اے میرے بھائی اسمٰعیل تُو نے کیا یہ کیوں حجاب — کھینچ لی اپنے چہرہ پہ کس لئے موت کی نقاب
کیا تجھے یہ خبر نہ تھی روئے گا اک جہاں تجھے — ہوگا تیری جدائی سے دل میں زمیں کے اضطراب
ہجرتِ ناگہاں تری ڈالے گی ایک زلزلہ — ہوگا نظام شمس میں کوئی نہ کوئی انقلاب
تیری حیات طیبہ نفع رسانِ خلق تھی — تیری وفات نے دیا ہم کو زیانِ بے حساب
علم و عمل سے تیرے تھی بزمِ خرد میں روشنی — محنت و جانفشانیاں تیری تھیں مبصرِ ثواب
عشق و وفا کی رزم میں حوصلہ تیرا بے نظیر — صدق و صفا کی بزم میں تیری ضیا رہی لاجواب
چہرۂ باصفا ترا نورِ خدا کا آئینہ — تیرے حیا و علم میں جلوہ گری ماہتاب
ہستیٔ چند روزہ میں پائی حیاتِ جاوداں — منزلِ بے ثبات میں تیرا سفر ہے کامیاب
تُو نے خدا کی راہ میں جان لڑائی رات دن — تیرے ضعیف جسم سے بن گئے سینکڑوں شباب
تُو ہے خُدا کے روبرو سامنے تیرے ہے خدا — عشق نے تیرے پا لیا جلوۂ حُسنِ بے نقاب
تیری جدائی سے یہاں ہم ہیں حزین و بے قرار — تُو ہے وہاں جہاں نہیں جنبشِ موجِ اضطراب
نالۂ دردمند کی اس کو خبر ہو کس طرح — بارگہِ الوہیت میں جو ہُوا ہو باریاب
تُو ہے وہاں خموش یاں، زمزمہ سنج ہیں جہاں — تارِ نفس میں موجزن سینکڑوں نغمۂ رباب

دل ہیں ترے لئے حزیں تجھ کو خبر ہو یا نہ ہو
روتی ہیں چشم دوستاں تجھ پہ اثر ہو یا نہ ہو

غم سے ترے ہمارے دل کیوں نہ ہوں خستہ و حزیں — آہ! تجھے نہ روئیں کیوں تُو ہے کہیں تو ہم کہیں
دل ہی ہمیں ملا ہے وہ جس کے خمیر میں ہے غم — واقفِ رازِ بے لبسی خود بھی ہے فطرت آفریں
مژدۂ وصل یار تھا تیرے لئے پیامِ مرگ — موت نے کر دیا تجھے تیرے خدا کا ہمقریں
دوستوں کے لئے ہُوا سانحۂ دل گداز یہ — قوم کے واسطے ہے یہ نازک و دلنشیں
تیری نظر میں وسعتِ علم تھی تنگ دائرہ — تیری تھیں موشگافیاں زیبِ تحقیق و یقیں
تھے جو نکات علمیت دیدۂ عقل سے نہاں — ڈھونڈ کے لاتی انہیں تیری نگاہِ دُور بیں
تیرے نحیف جسم کا فضلِ خدا تھا پاسباں — علم و خرد کا راہ پر تیرے لئے تھا نور دیں
رُوح تیری بہشت میں طائرِ خوشنوا ہے اب — زمزمہ سنجیاں تری گوش نواز حورِ عیں
تیرے غمِ فراق سے گھر میں ہمارے ماتمی — فرحت و عیش دائمی تو ہے جہاں وہاں مکیں
خون کے گھونٹ پیتے ہیں ضبط و فغاں سی ہم یہاں — تو ہے وہاں جہاں تجھے ملتے ہیں کاسِ انگبیں

آنکھیں ہماری اشکبار لب پہ ہمارے ہائے ہائے
لب پہ بہشتیوں کے ہے تیرے لئے صد آفریں
گوہرؔ خستہ دل کی ہے تیرے لئے دعا یہی
لذتِ قُربِ یار ہو تیرے لئے فزوں تریں
تیرے پسر ہوں تیری طرح نیک خیال و خوش عمل
تقویٰ و علم و حلم میں تیرے بنیں وہ جانشیں
رحمتِ حق کے پھول ہوں تیرے کفن پہ عطر پاش
کرتی رہے مزار کو بادِ بہشت عنبریں
تیری ترقیات میں فضلِ عمر کا ہاتھ ہے
اسکی دعائے عرش رس تیرے وہاں بھی ساتھ ہے

قطعہ تاریخِ وفات

علم یزدانی نے بخشا فضلِ یزدانی تجھے
ہو مبارک بزمِ احمدؐ میں یہ مہمانی تجھے
صُحبتِ فضلِ عمر سے تُو نے پایا یہ عروج
لے اڑی یہ الفتِ ابنائے سلمانی تجھے
تُو نے اسمٰعیل کیں وہ سلسلہ کی خدمتیں
رات دن دیگی دعائیں نسلِ انسانی تجھے
تُو نے تقویمِ کہن کو جامۂ نو دے دیا
بھولنے دیگی نہ یہ تجدید دورانی تجھے
نذر دیتا ہے تجھے گوہرؔ یہ تاریخِ وفات
لے گیا جنت میں تیرا بختِ نورانی تجھے
سنہ ۱۳۱۹ھش

درخواست دعاء

عبد المغنی صاحب ولد فضل دین صاحب مرحوم سکنہ گوجرانوالہ آج کل مالی مشکلات میں دبے ہوئے ہیں۔ احباب سے دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو دور کرے۔ آمین۔

۵۴ کے پاس فروخت کر دیا۔ مگر شرائط کے مطابق خود ہی اسکی روح رواں رہا۔ مسٹر جولیس ریوٹر اپنے باپ کی جگہ فرائض سرانجام دیتا رہا۔ جنگ عظیم کے آغاز سے یہ ایجنسی سر روڈرک جونز کی ہدایات پر عمل کر رہی ہے۔ اور وہی آج کل اس کا پروپرائٹر ہے۔ کیونکہ اس نے ایجنسی کے نصف کروڑ سٹرلنگ کی قیمت کے حصے اپنے نام سے خرید رکھے ہیں۔ اور اس طرح ہر قسم کے سیاہ و سفید کا مالک بن گیا ہے۔ (ماخوذ)

حیرت انگیز رعایت مندرجہ ذیل ادویہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۰ء تک چوتھائی قیمت پر دی جائیں گی۔ یہاں پوری قیمتیں درج ہیں (۱) **ریسٹورین**۔ ریسٹورین نہایت ہی مقوی باہ اور ممسک دوا ہے۔ کھوئی ہوئی طاقتوں کو واپس لاکر دوبارہ جوانی کا منہ دکھاتی ہے۔ ۳۲ گولی دو روپیہ علاوہ محصول (۲) **انڈین پوڈر**۔ دوا کیا ہے طلسم ہی سمجھیں بچہ کو گھنڈی پڑ گئی ہو۔ ہرے پیلے دست آتے ہوں۔ کان پتلے پڑ گئے ہوں۔ بچہ نہایت کمزور ہو گیا ہو۔ تین دن کے استعمال سے انشاء اللہ صحت ہو گی۔ قیمت فی پیکٹ ۱۲/ علاوہ محصول۔ (۳) **سل۔ دق**۔ یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سل دق کے مریضوں کو دیا کرتے تھے۔ قیمت چالیس گولی چار روپیہ علاوہ محصول۔ پتہ:۔ ریسٹورین لیباریٹری قادیان پنجاب پروپرائٹر سید خواجہ علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان از دفتر تحریک جدید

ضلع سیالکوٹ اور ضلع گجرات میں دیہاتی مدارس کا قیام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کی تجویز ہے۔ کہ اس سال دیہاتی مدرسین کی سکیم کے ماتحت ضلع گجرات اور ضلع سیالکوٹ میں ایک ایک ایسا مرکز قائم کیا جاوے۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے جماعت کی تربیت اور اس کے علاوہ تبلیغ کا کام بھی کیا جا سکے۔ اس سکیم کی تفصیلات حضور نے جلسہ سالانہ پر بیان فرمادی تھیں۔

لہٰذا ان ہر دو اضلاع کی احمدی جماعتیں بہت جلد اپنے مشورہ سے مطلع فرمادیں۔ کہ کس کس گاؤں میں اس کا قیام کیا جاوے۔ نیز یہ کہ کیا احمدی زمیندار اصحاب اس ضرورت کے لئے دس گھماؤں زمین دے سکیں گے۔ اور کیا یہ زمین چاہی ہوگی۔ یا نہری۔ اور آبپاشی کے لئے کس قدر خرچ آئیگا۔

امید ہے۔ کہ احباب خصوصاً جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان (ضلع گجرات و سیالکوٹ) بہت جلد اس بارہ میں اطلاع بھجوادیں گے۔ تاکہ بہت جلد ان کے گاؤں میں ایسا مدرسہ قائم کر دیا جاوے۔

(انچارج تحریک جدید)

تبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

ضلع جالندھر و ہوشیارپور کے احمدی احباب (خصوصاً کاٹھ گڑھ۔ پنام۔ بیرم پور اور کریام کے) جن کی انہی ضلعوں میں ارد گرد رشتہ داریاں ہیں۔ تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ کے لئے اپنے اوقات وقف کریں۔ اور اس کی اطلاع دفتر تحریک کو دیں۔ تا ان کے مناسب حال سنٹر میں کام کرنے کی اطلاع دے دی جائے (انچارج تحریک جدید)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خاص ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے غیر مبائعین کی جد و جہد کے انسداد کے متعلق اپنے ۲۹ر مارچ کے خطبہ جمعہ میں ہدایات دی ہیں اور فرمایا ہے۔ کہ ایسے علماء اور انگریزی خوان جو غیر مبائعین کا لٹریچر پڑھ کر مضمون لکھ سکیں۔ وہ اپنے آپ کو پیش کریں۔ پس ایسے احباب اپنے اسماء سے جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہفتہ بھر کی چیدہ خبریں

—— لاہور ۲۸ر مارچ۔ پولیس نے دو سکھوں کی گرفتاری کے لئے انعام مشتہر کیا ہے۔ جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایبٹ آباد چھاؤنی سے ۶ رائفلیں اور ۸۰۰ کارتوس چرا کر فرار ہو گئے۔ اور انہوں نے تھانہ پھگواڑہ میں ڈاکہ ڈالا۔ اور قتل کیا۔

—— لاہور ۲۸ر مارچ۔ انیس مارچ کو پولیس اور خاکساروں میں جو تصادم ہوا۔ اس کے واقعات کی تحقیقات کے لئے جس "انکوائری کمشن" کی تشکیل کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس کا اعلان آج ہو گیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق یہ کمشن دو ججوں پر مشتمل ہوگا۔ جن میں سے ایک جج تو لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سر ڈگلس ینگ ہیں۔ اور دوسرے الہ آباد ہائی کورٹ کے ریٹائرڈ جج مسٹر جسٹس رحمت اللہ۔ کمیشن جن باتوں کی تحقیقات کرے گا۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ کس طرح اور کس غرض سے حکومت پنجاب کے احکام کے باوجود انیس مارچ کو لاہور میں خاکسار اکٹھے ہوئے اور انہوں نے شہر میں مارچ کرنا شروع کر دیا۔

۲۔ ڈپٹی کمشنر سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ کس طرح زخمی ہوئے۔ اور کس طرح دو پولیس کانسٹیبل مارے گئے۔

۳۔ پولیس کس طرح موقعہ پر آئی۔ اور اس نے کس طرح خاکساروں کو مارا یا زخمی کیا۔

۴۔ کیا پولیس گولی چلانے میں حق بجانب تھی۔

۵۔ کیا گولی چلانا جائز حدود سے بڑھ گیا تھا۔

کمیشن اپنی رپورٹ گورنر صاحب کے حضور پیش کرے گا۔ اور غالباً ۸ر اپریل سے اپنا کام شروع کر دے گا۔ جو لوگ اس سلسلے میں گواہی دینا چاہتے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ کمشن کے سکرٹری سے خط و کتابت کریں۔

—— لاہور ۳۰ر مارچ۔ اخبار "ملاپ" لاہور لکھتا ہے۔ کہ اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ خاکسار تحریک کے لیڈر مشرقی صاحب کو جنوبی ہندوستان کے کسی مقام میں لے جایا گیا ہے۔ جہاں اسے نظر بند کر دیا جائے گا۔ مقام مذکور کا تعین ابھی نہیں ہو سکا۔

—— نئی دہلی۔ ۲۹ر مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ میں ترمیم کا ایک بل پیش کیا گیا۔ جس کا مقصد ایسی خبروں کی اشاعت پر پابندی عائد کرنا ہے۔ جس سے غیر ملکی حکومتوں سے برطانیہ کے تعلقات کو نقصان پہنچے۔

—— دہلی ۲۹ر مارچ خاکساروں نے میرٹھ میں ایک کانفرنس منعقد کر کے نواب بہادر یار جنگ کو اپنا لیڈر مقرر کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نئے لیڈر صاحب تحریک کو عدم تشدد کی لائنوں پر چلانے کی کوشش کریں گے۔

ترکی کی فوجی سرگرمیاں اور جنگی تیاریاں

—— روما ۲۶ر مارچ۔ اطالوی اخبار "سیاجیرو" کا نامہ نگار قاہرہ سے رقمطراز ہے۔ کہ ترکی حکومت بسرعت تمام اپنی سرحدی قلعہ بندیوں کو زیادہ مضبوط اور مستحکم بنانے میں سرگرم عمل ہے۔ سارے ملک میں فوجی سرگرمیاں اور جنگی تیاریاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ یہ مدافعتی تدبیریں صرف ترکی کے لئے نہیں۔ بلکہ ایران اور افغانستان کی حفاظت کے لئے بھی ہیں۔ ترک ان دو نو مشرقی ملکوں کی حفاظت اور مدافعت ان پر فرض سمجھتے ہیں۔ جس پیمانے پر یہ سرگرمیاں اور تیاریاں جاری ہیں۔ ان کے پیش بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ترک اپنے اس فرض کو بوجہ احسن انجام دینے کا عزم راسخ کئے ہوئے ہیں۔

—— لاہور ۳ر اپریل۔ مسلم لیگ کے ریزولیوشن پر غور کرنے کے لئے آریہ پرتی ندھی سبھا ایک آل انڈیا اجلاس منعقد کر رہی ہے۔ جس کے صدر منسٹر گھنشام سنگھ تجویز کئے گئے ہیں۔

—— لاہور ۳ر اپریل۔ لاہور میں آنے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی اور ریلوے سٹیشن پر گاڑیوں کی سخت دیکھ بھال اور نگرانی کے باوجود خاکساروں کی ایک بھاری تعداد کسی نہ کسی طریق سے لاہور پہنچ گئی ہے۔ ان کے اس اجتماع سے حکام کو بڑی تشویش ہو رہی ہے۔

—— لنڈن ۳ر اپریل برطانیہ کے قریباً تمام اخبارات وزیر اعظم کی تقریر کے متعلق لکھ رہے ہیں۔ کہ اب جنگ زور شور سے شروع کر دینی چاہیئے۔

وصیتیں

~~ع ۵۵۷۷~~ — منکہ مولا بخش ولد بھولا قوم گھمان پیشہ گھمار عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۳}{۱۳۱۹}$ ۲۱ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا ایک مکان جس میں میرا ۱/۲ حصہ کی قیمت مبلغ ۳۰۰/-/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۰ روپے قریباً ہے۔ اس کا ۱/۱۰ کی آمد ماہوار انشاء اللہ دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد جائیداد زائد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم یا جائیداد بعد وصیت ادا کر کے رسید خزانہ حاصل کر لوں۔ تو یہ رقم وصیت سے منہا سمجھی جائیگی۔

العبد: مولا بخش بقلم خود محلہ دار الرحمت قادیان۔

گواہ شد غلام رسول کارکن دفتر نشر و اشاعت قادیان۔

گواہ شد مرزا محمد حسین جنرل محصل بیت المال قادیان

ع ۵۵۷۸ — منکہ محمد حسین ولد غلام رسول قوم کشمیری پنشنر سب جج عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۳}{۱۳۱۹}$ ۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

اراضی رقبہ ایک کنال نمبر قطعہ ۱ تا ۸ من شمال وسط بلاک ۲/ب محلہ دار الرحمت واقعہ قادیان ضلع گورداسپور جس کی قیمت مبلغ سات سو روپیہ نصف جس کے تین سو پچاس روپے ہوتے ہیں۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار پنشن پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۲۵/۳/- روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی جائیداد مذکورہ بالا کی قیمت ۷۰۰/-/- روپے کا دسواں حصہ مبلغ ۷۰/-/- روپے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ محمد حسین ریٹائرڈ سب جج اسلامیہ پارک پونچھ روڈ لاہور بحروف انگریزی و اردو۔

گواہ شد شیخ یوسف علی محلہ دار العلوم قادیان۔

گواہ شد زین العابدین ولی اللہ۔

مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل عاجز کو مختلف دیار و امصار بڑے بڑے شہروں اور نامی اطباء کے مطب دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ مگر دیانتداری خالص ادویہ اعلیٰ مفردات و مرکبات کے اعتبار سے حکیم عبد العزیز خاں صاحب کے قائم کردہ "طبیہ عجائب گھر قادیان" کو سب میں افضل اور ممتاز پایا ہے۔ آپ کی تیار کردہ "حبوب گودھری" میرے ایک قریبی رشتہ دار نے اپنے ہاں استعمال کرائی۔ جو حد درجہ مفید ثابت ہوئی۔ مزید برآں حکیم صاحب موصوف کی محنت، شفقت اور اپنے ہاں آنے والوں سے بے تکلفانہ مراسم ہر شخص کے لئے گرویدگی کا موجب ہوتے ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو زیادہ سے زیادہ کامیاب و کامران فرمائے۔ اور خدمت خلق کا موقعہ دے۔ آمین۔"

فہرست مفت طلب فرمائیں۔ **پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان۔**